NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
محبت کا سفر
از عیشاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت کا سفر

از عیشاء

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہ پھر گہری سانسیں لے کر کھانس رہا تھا۔۔اُسکی آنکھوں کے نیچے ہلکے بتا رہے تھے کے نجانے کتنی راتوں سے وہ سہی سے سویا نہیں تھا۔۔

تم آج بھی نہیں گئے ڈاکٹر کے پاس؟اُس نے بہت ناراضگی سے پوچھا تھا۔۔

بغیر کچھ بولے وہ کھڑی ہوئ۔۔اپنا بستا کندھے پہ لٹکا کر چادر سیدھی کر کے بولی۔۔

ہم ابھی یونیورسٹی سے ہی ہسپتال چلیں گے۔۔اُٹھو اور بِنا کچھ بھی کہے چلو میرے ساتھ بلال۔۔وہ خاموشی سے سَر جُھکائے بیٹھا رہا۔۔

بغیر کچھ کہے وہ ایک سخت انسان کی طرح۔۔اُس کی خاموشی۔۔اُس کا ایسے سَر جُھکا کے بیٹھنا اِیمان کو کاٹ رہا تھا۔۔

آؤ میرے ساتھ۔۔کچھ نہیں ہوگا ڈاکٹر میڈیسن دینگے اور تم ٹھیک ہو جاؤگے۔۔

دل میں ہزار وسواسے اور ڈر لیے وہ بہت بہادُری کا مظاہرہ کر رہی تھی۔۔

میں تم سی دُور جانے سے ڈرتا ہوں اِیمان۔۔میں تم سے دُور نہیں جانا چاہتا۔۔ اُس کی آواز سُن کر اِیمان لرز گئ تھی۔۔۔

اُس کو یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ وہی شخص ہے جو اُس کا محافظ تھا۔۔

او ہیلو؟؟ تم اتنی جلدی میری جان کہاں چھوڑنے والے ہو؟ اُٹھو اور چلو میرے ساتھ۔۔۔اِیمان نے آنکھوں میں ڈر کو چُھپا کر اُس کو آمادہ کر لیا تھا ہسپتال

جانے کیلیے۔۔

راستہ طویل لگ رہا تھا۔۔گہری خاموشی اور طویل سفر کے بعد جب ہسپتال کے گیٹ پر پہنچے تو وہ رُوک گیا تھا۔۔

کیا ہوا بلال؟ روک کیوں گئے؟ تم کیوں مایوس ہورہے ہو؟۔۔

ایسا لگ رہا تھا وہ جان چُکا تھا۔۔وہ جان گیا تھا کہ جُدائ اُن کے نصیب میں پروردگار نے لکھ دی ہے۔۔۔

وہ ساکت خاموش کھڑا رہا۔۔اُس کی خاموشی اب اِیمان کے برداشت سے باہر ہورہی تھی۔۔

سَر اُٹھا کر جب اُس نے دیکھا تو اِیمان اُس سے کُچھ فاصلے پر لگے بینچ پر خفا بیٹھ گئ تھی۔۔۔

کیا تم میرے بغیر رہ لوگی؟ بلال اُسکے قدموں میں بیٹھ کر آہستگی سے بولا۔۔

اِیمان میں خود بھی نہیں جانتا تھا کہ تم میرے لیے اتنی ضروری بن جاؤگی۔۔ تم میرا وجود بن گئ ہو۔۔میں اب بھی کہتا ہوں واپس چلو۔۔میں۔۔میں ٹھیک ہوجاؤں گا آؤ چلو۔۔

مجھے خُدا پر یقین ہے۔۔اُٹھو نیچے آؤ اور چلو اندر۔۔تم میرے قدموں میں نہیں بیٹھو۔۔تمہاری جگہ یہاں ہے۔۔اِیمان نے بہت مان سے اُس کا ہاتھ پکڑ کر دل

کی جانب اِشارہ کیا تھا۔۔۔

آٹھویں کلاس میں آگئ ہو اور اب بھی دو چوٹیاں باندھ کر آتی ہو شرم نہیں آتی؟ بلال روز کی طرح آج بھی اِیمان کو ستانے میں مشغول تھا جو کہ اُس کو بِنا کچھ کہے منہ چیڑا کر ریس میں جا چکی تھی۔۔۔

ایک بجتے ہی اِیمان نے بستا اُٹھایا اور بس کی جانب جانے لگی۔۔وہ جانتی تھی کے بلال پیچھے آرہا ہے۔۔

کبھی تو مجھے سُکون سے جانے دیا کرو۔۔جب دیکھو آجاتے ہو۔۔۔اِیمان سخت چڑ کر بولی۔۔۔

بس آتے ہی اِیمان چلی گئ اور بلال مُسکراتا ہوا پیدل اپنے گھر کی گلی میں داخل ہوگیا۔۔

اُسکا روز کا معمول تھا۔اُسکو بس میں رخصت کر کے وہ اپنے گھر جاتا تھا۔۔۔

عید مِلن پارٹی میں جب وہ آئ تو بلال حیران رہ گیا۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر گھبرا گئے تھے۔۔۔وہ بے حد حسین لگ رہا تھا کالا جوڑا زیب تن کئے۔۔ہلکی سی شیف اُس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا رہی تھی۔۔۔

لیکن۔۔۔اُس کو اپنا آپ اِیمان کے سامنے نظر کہاں آرہا تھا۔۔۔

لمبے بال کھولے جب وہ چوڑیاں سمیٹتی ہوئی داخل ہوئی تو بلال چمک اُٹھا۔۔جیسے کتنی دیر سے وہ انتظار میں تھا۔۔۔

ارے آج تو تم کارساز کے چڑیل لگ رہی ہو بال کھولے۔۔۔ بلال قہقہہ لگا کر بولا۔۔۔

ہاں تو تم کیا ٹوم کروز لگ رہے ہو؟ تمھیں چیڑیلوں کا زیادہ پتا ہے تم خود جو ایک بھوت ہو۔۔ اِیمان پیر پٹخ کر دوستوں کے ہمراہ کلاس سے نکل گئ تھی۔

حسبِ معمول وہ بس اِسٹینڈ تک اُس کا پیچھا کرتا ہوا آیا۔۔۔

تپتی دھوپ میں سفید یونیفارم پہنے وہ اُس کیلئے قیامت کا روپ ڈھا رہی تھی۔۔

سُنو اِیمان؟ وہ پاس جا کر انتہائ سنجیدہ انداز میں بولا۔۔۔

یقیناً اب تم کہوگے کہ میں کارساز جارہی ہوں ڈرانے۔۔ہے نہ؟؟ہاں بول دو تم۔۔!! میں تو چڑیل ہوں نہ۔۔میں بھوتنی ہوں۔۔میں ڈراتی ہوں نہ؟؟ بغیر سانس لیے وہ ایک ساتھ وہ خفا ہوکے بولے جارہی تھی۔۔

تم بہت حسین ہو۔۔اور حسین کچھ بھی ہو۔۔پردے میں اچھا لگتا ہے۔۔مجھے نہیں پسند تم پر غلط نِگاہ پڑے۔۔اِسکو میری طرف سے گفٹ سمجھ کر رکھ لو اور پہن کر آنا اب۔۔ بلال نے نیلے رنگ کا تھیلا اُس کی جانِب بڑھایا۔۔۔

بس آتے ہی اِیمان جاکر خاموشی سے بیٹھ گئ۔۔اپنے ہاتھ میں لیے تھیلے کو وہ تکتی رہی تھی۔۔۔

اُسکے چہرے پر بے حد شرم تھی۔۔شرم کے مارے وہ گُلاب کی طرح نِکھر رہی تھی۔۔تھیلے کو مضبوطی سے پکڑ کر اپنی منزل کا انتظار کرنے لگی۔۔

کلاس میں بے حد شُور ہورہا تھا۔۔

ہر طرف فیرِویل کی باتیں ہورہی تھیں کہ اتنے میں بلال بھگتا ہوا آیا اور اِیمان کی سیٹ کے پیچھے والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔

اِیمان؟۔۔یار اِیمان؟ وہ بے چینی سے بولا۔۔

کیا ہے؟ اِیمان کاپی میں لکھتے ہوئے چِڑ کر بولی۔۔

میں آج ٹھیک ۱۱:۵۵ پر رات میں تمھارے گھر کے نیچے کھڑا ہونگا۔۔تم بالکونی میں آجانا۔۔ بلال بات کر کے روکا ہی تھا کہ اِیمان کھڑی ہوکے مڑِی۔۔

تم پاگل ہوگئے ہو!جاؤ اپنا علاج کراؤ۔۔میرے گھر آوگے؟؟ خود مرنا ہے یا مجھے مروانا ہے؟ وہ انتہائ اُلجھے انداز میں بولی۔۔۔

دیکھو کچھ نہیں ہوگا بس تم آنا میں ایک چیز دونگا تم وہ لینا اور چلی جانا۔۔وہ بہت مزاحیئے انداز میں بول کر چلا گیا۔۔۔

عجیب کھِسکا ہوا ہے پاگل۔۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے کاپی میں کام کرنے لگی۔۔۔

بس اِسٹینڈ پر نجانے وہ کتنی دیر تک بلال کا انتظار کرتی رہی مگر وہ نہ آیا۔۔

بِل آخر وہ اُس کو دوستوں کے ساتھ دُور دیکھائ دِیا۔بلال نے دُور سے اِیمان کی جانب اپنی گھڑی دیکھا کے اِشارہ دیا تھا۔۔۔

آج رات میری سالگرہ نہیں، میری موت ہوگی۔۔ اِیمان غصّے میں یہ کہہ کر بس میں داخل ہوگئ تھی۔۔۔

گھر پہنچتے ہی اُس نے اپنے کمرے کا رُخ کیا۔دروازہ بند کر کے وہ تھیلا بستر پر رکھ کر اُس کو تکنے لگی۔۔۔

اِس میں شیٹل کوک بُرکا ہوا تو؟؟ وہ زور سے مُسکرا کے اُٹھی اور تھیلا کھول کر دیکھ کر شرما گئ۔۔۔

کالا سیاہ آبایا پہن کر جب وہ شیشے کے سامنے کھڑی ہوئ تو پہلی بار اُس کو اپنا آپ بے حد حسین محسوس ہوا۔۔

صبح سویرے اسمبلی کی لائن میں کھڑے ہوکے مسلسل اُس کی نظر اسکول کے گیٹ پر تھی۔۔

بلال ایک ہی سمت تک رہا تھا جیسے اُسکو آج اِیمان کے آنے کا شدت سے انتظار تھا۔۔

کب آئے گی۔۔آج دیر کردی۔۔جلدی آؤ نہ اِیمان۔۔ دل بار بار ایک ہی صدا

لگا رہا تھا۔۔۔

اُسکی نظر ایک لمحے کے لیے ہٹی ہی تھی کہ اِیمان آبایا پہنے، سَر ڈھانپے داخل ہوئی تھی۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔ پاس سے گزرتی ہوئی اِیمان کو اُس نے آہستہ سے بولا تھا۔۔۔

یہ لو ٹافی کھاؤ۔۔ بلال نے بس اِسٹینڈ پر اُس کی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔

آج تو میں واقعی تمھیں چڑیل لگ رہی ہونگی نہ۔۔کالے برُکے میں چڑیل۔۔وہ منُہ بنا کر بولی۔۔

جاؤ تمھاری بس آگئ۔۔بلال مُسکرا کے بولا۔۔

وہ جا ہی رہی تھی کہ بلال اُس کی سمت بڑھ کے بولا۔۔

سنو؟

تم چڑیل ہی سہی۔۔پر میری ہو۔۔میں چاہتا ہوں میری چڑیل بس مجھے ڈرائے۔۔میں رہوں یا نہ رہوں۔۔اِس کو ہمیشہ قائم رکھنا۔۔وہ کہہ کر جا چکا تھا۔۔

مگر اِیمان اُس کی زات میں گرفتار ہوچکی تھی۔۔اُس پوری رات وہ سو نہیں سکی تھی۔۔اُس کو اپنا آپ مکمل محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اِیمان نے مضبوطی سے اُسکا ہاتھ پکڑ کر بینچ سے اُٹھ کر ہسپتال کے اندر کا رُخ کیا۔۔

ایسا لگ رہا تھے جیسے بلال ایک چھوٹا بچہ تھا۔۔اور وہ اُسکی ماں جو اُسکو زبردستی اسکول لے کے جارہی ہو اور بچہ نہ جانا چاہ رہا ہو۔۔

اچھا آؤ جوس پیتے ہیں۔۔ بلال نے بات گھومانا چاہی۔۔

جوس کیا میٹھائی کھائیں گے گول گپے اور مصالے والا بٹھہ بھی کھاؤنگی مگر ابھی سیدھا اندر چلو۔۔ اِیمان بغیر کچھ سُنے اُسکا ہاتھ تھامے اُسکو اندر کی سمت لے کے جارہی تھی۔۔۔

ہمارا نمبر ۱۲ ہے اور ابھی تو دوسرا نمبر چل رہا ہے۔۔اِیمان اُسکو بیٹھا کر اپنی باری کا معلوم کرکے اُسکے پاس آکے بیٹھ گئی تھی۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ چڑیل آج ماں کا روپ لے کر بیٹھی ہے تمھارے سامنے۔۔ وہ دھیمے سے مُسکرائی۔۔

سنُو؟ابھی تو تھوڑا وقت ہے نا۔۔مجھ سے باتیں کرلو؟بلال دبے لہجے میں بولا تھا۔۔

وہ اُسکے پاس سے جانے لگا تھا کہ اِیمان نے اُس کا ہاتھ تھما تھا۔۔

یقین رکھو خُدا پر اور پھر مجھ پر۔۔میں کل بھی تمھارے ساتھ تھی۔۔میں آج

بھی ہوں اور۔۔ہمیشہ رہوں گی۔۔اپنی اِیمان پر اور خُدا پر پورا اِیمان رکھو۔۔وہ مزید بولنا چاہتی تھی مگر بلال کا آنسو اُس کی ہتھیلی پر گر چکا تھا۔۔۔

تم۔۔تم رو رہے ہو؟؟ بلال تم کیسے؟؟ الفاظ حلق میں جیسے پھنس گئے تھے۔۔ اُس کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔

میں نے تم سے تب سے محبت کی ہے جب سے میں نے اِس احساس کو جانا ہے۔۔اِیمان میں نے بہت خواب دیکھے ہیں جن کی تعبیر میں تمھارے ساتھ پورا کرنا چاہتا ہوں۔۔میں نہیں جانتا آج کیا ہوگا لیکن میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔۔وہ ہار چکا تھا۔۔وہ وہیں گھٹنے ٹیکھے بیٹھ گیا تھا۔۔

بلال تم سے بےانتہا محبت کرتا ہے اِیمان۔۔وہ تھک کر وہیں سجدہ ریز ہوگیا تھا۔۔اُس کو پرواہ نہیں تھی دنیا کی۔۔اُس کو پرواہ نہیں تھی کہ وہ ہسپتال کر گارڈن میں لوگوں کے بیچ ہے۔۔وہ بس جُھوک کر۔۔تھک کر۔۔ہار کر رو رہا تھا خُدا کے آگے۔۔

وہیں جہاں اِیمان نجانے کتنی دیر سے برف جیسے چٹان بن کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

رات کھانے کے دسترخوان پر وہ بےچین اور گھبرائ گھڑی تکتی رہی۔۔۔

طبیعت ٹھیک ہے؟ جب سے آئ ہو پریشان ہو؟ امی نے فکرمند ہوکے اِیمان سے پوچھا۔۔

نہیں بس سَر دکھ رہا ہے، نیند پوری نہیں۔۔میں جارہی ہوں سونے۔۔وہ کھانا چھوڑ کر ایسے بھاگی جیسے چوری کر کے بھاگی ہو۔۔

جیسے جیسے وقت قریب آرہا تھا۔۔اُس کا رنگ زرد اور جسم سرد پڑ رہا تھا۔۔۔

آج تو میں ختم ہو جاؤں گی۔۔۔ وہ خود سے ڈر کر بولی۔۔۔

۱۱:۴۵ بجتے ہی وہ بالکونی میں کھڑی ہوگئ۔۔

کمرے میں مکمل اندھیرا کر کے وہ فکر سے نڈھال ہورہی تھی۔۔

۹ منٹ گزرے ہی تھے کہ وہ ۱۱:۵۵ پر کالی بڑی سی گاڑی میں آیا۔۔باہر نکل کر خاموشی سے آکے۔۔نیچے کھڑے ہوکے وہ مُنہ چڑانے لگا۔۔

اِیمان بُوکھلائ ہوئ ہاتھ جوڑ کر اِشارہ کرتی رہی کہ جاؤ مگر وہ۔۔۔

ٹھیک بارہ بجے اُس نے چھوٹا سا تھیلا اُس کی جانب پھینکا اور چلا گیا۔۔

کاپتی ہوئ اِیمان بستر پر چڑھ کے بیٹھی ہی تھی کہ تھیلے میں وائبریشن ہونے لگی۔۔

یہ تو کِھسکا ہوا ہے ہی۔۔مجھے بھی پاگل کر کے چھوڑے گا۔۔وہ غصّے میں کال ریسیف کر کے بیٹھی۔۔۔

بلال تم۔۔۔۔۔وہ بولنا چاہتی تھے مگر بلال نے اُس کو روک دیا تھا۔۔۔

اِیمان چُپ بس۔۔کچھ نہیں بولنا۔آج تم سنوگی اور میں بولوں گا۔۔ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔آج اُس لڑکی کی سالگرہ ہے جس سے مجھے بہت محبت ہے۔ہاں اِیمان تم میری کلِ کائنات ہو۔۔وہ دھیمے لہجے میں بولا۔۔

سُنو؟ اِیمان۔۔سُن رہی ہو نا؟ وہ بے چینی سے بولا۔۔

جی۔۔وہ بس اتنا ہی بول پائی تھی۔۔

اِیمان دیکھو چاند گواہ ہے۔۔وہ ہمارے بیچ ہے۔ میں آج رَب کے سامنے تمھیں کہتا ہوں۔۔اپنی ماں کے بعد اگر میں نے کسی عورت کو سچے دل سے چاہا ہے تو اُس کا نام اِیمان طارق ہے۔۔جو میں ایک دن اِیمان خان کر کے دیکھاؤنگا تمھیں۔۔۔وہ بہت فخر سے بول رہا تھا۔۔

اُس کو لگا تھا اُس کی ذات اُس کی نہیں رہی۔۔وہ خود کو بےبس اور بہت مکمل محسوس کررہی تھی۔۔

وہ بس آنکھوں پہ ہاتھ رکھے مسکرا رہی تھی۔۔اُس کا دل چمک رہا تھا۔۔اُس کا دل مکمل ہوگیا تھا۔۔وہاں کوئی ہمیشہ کے لیے رہنے آگیا تھا۔۔

آج میں تم سے پوچھتا ہوں۔۔کیا مجھے میری کلِ کائنات دوگی؟میں تم سے بڑے وعدے نہیں کروں گا اِیمان۔۔میری کوئی حیثیت نہیں مگر۔۔۔میں یہ وعدہ کرتا ہوں دنیا سے تمھاری عزت کرواؤنگا تمھیں اپنی عزت بنا کر۔۔آج وہ کِھسکا ہوا نہیں۔۔ایک مکمل مرد کی عکاسی کر رہا تھا جو عورت کو مقام دینا چاہتا

تھا۔۔

ﷺ

اِیمان کا فارم لیٹ ہوگیا تھا۔۔

صبح سویرے وہ بس میں یونیورسٹی پہنچی تو گیٹ پر بلال پانی کی بوتل لیے اُس کا مُنتظر تھا۔۔۔

تم کیوں آئے ہو؟ تمھارا تو فارم سبمٹ ہوگیا تھا۔۔کیوں تم نہیں سُدھرتے ہو۔ وہ تیزی سے آگے چلتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

تم اکیلے آتیں لائن میں لگتیں اور میں گھر میں سورہا ہوتا؟ایسی نیند تو قبر میں ہی آئے گی۔۔وہ مُسکرایا ہی تھا کہ آگے سے اُس کے سَر پر اِیمان نے فائل ماری تھی۔۔

کھسکے ہوئے پاگل۔۔۔ وہ بڑبڑائی۔۔

اِیمان گلز کی رو میں کھڑی شدید گرمی سے نڈھال ہورہی تھی۔۔جب کہ۔۔

بلال اُسی کے سامنے جینٹز کی رو میں کھڑا اُس کو سمجھا رہا تھا۔۔

یہ لو پانی پی لو اور سنو یہ فائل پکڑو اِس سے خود سے یہ مچھر بھگاؤ۔۔وہ بہت اپنائیت سے بول رہا تھا جب کہ لائن میں کھڑے سب اُن کو رشک سے دیکھ رہے تھے۔۔

طویل انتظار کے بعد۔۔

تم بلا وجہ رو میں کھڑے رہے۔۔لوگ کیا سوچ رہے ہوں گے؟ وہ غصّے سے برہم ہوئی۔۔

مجھے کیا پتا لوگ کیا سوچ رہے ہونگے۔۔مجھے بس یہ پتا ہے کہ تم اکیلی نہیں تھیں۔۔پیار کا اظہار ضروری نہیں ہے اِیمان۔پیار کو نِبھانا بہت ضروری ہے۔۔ چلو آؤ چاٹ کھاتے ہیں۔۔ وہ اُس کا ہاتھ پکڑ کر سائے کی جانب لے گیا۔۔۔

کاش میں بھی تمھاری طرح تمھارے گھر کے باہر کھڑی ہوکے تمھیں وِش کر پاتی مگر۔۔وہ بلال کو اُس کی سالگرہ کی رات وِش کر رہی تھی فون پر۔۔۔

تم گھر کے باہر کیوں آؤگی؟؟ تم تو گھر کے اندر آؤگی پگلی۔۔وہ آہستگی سے بولا۔

اچھا بتاؤ کیا چاہیے تمھیں؟ وہ اُلجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

تمھارا ایک دن چاہیے بس۔۔بولو دوگی؟ وہ بہت اطمینان سے بولا تھا۔۔۔

صبح ہوتے ہی اُس نے گھر سمیٹا۔۔نماز ظُہر ادا کر کے اُس نے گُلابی رنگ کا جوڑا پہنا اور چلی گئ۔۔اُس دن بلال کو اِیمان پر بہت پیار آیا تھا۔۔

ہم کہاں جارہے ہیں؟ وہ سہمی ہوئی بولی۔۔

ہم کارساز جارہے ہیں نا بھئی۔۔وہاں میں گاڑیاں روکوں گا اور تم ڈرانا۔اپنا بزنس خوب چلے گا۔۔۔ اُس نے زور کا قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

تم نہ بس۔۔ وہ سخت چڑ کر بولی۔۔

میں تمھیں وہاں لے کے جارہا ہوں جہاں تمھیں میرے ساتھ زندگی گزارنی ہے۔۔ہمارے گھر۔۔وہ بول ہی رہا تھا کہ اِیمان زور سے چیخی تھی۔۔

کیا؟؟ تم ہوش میں ہو؟ تم پاگل ہو؟ مجھے ابھی گاڑی روک کے اُتارو۔۔میں تمھارے گھر جاؤنگی؟؟ بلال تم عجیب ہی بس۔۔وہ بےانتہا ڈر گئی تھی۔۔

اِدھر دیکھو مجھے۔۔چُپ بس!! بھروسا کیا ہے نا مجھ پر اللہ کو گواہ بنا کر۔۔تو قائم رکھوں گا اُس کو اور تم میری دوست ہو سب سے پہلے پھر میری زندگی۔۔ اب اُترو ہم پہنچ چکے ہیں۔۔ اُس نے گاڑی پُورچ میں کھڑی کرکے دروازہ کھولا۔

ہارن بجتے ہی اُس کی چھوٹی بہن بھگتی مُسکراتی آئی اور اِیمان کے گلے لیپٹ گئی۔۔

آپی آپ آگئیں۔۔آئیں اندر نہ۔۔اِیمان مسلسل بلال کو گھور رہی تھی۔۔

جاؤ اندر جاؤ۔۔یہ تمھارا ہی گھر ہے۔۔وہ مُسکرا کے آگے نکل کر گھر میں داخل ہوچکا تھا۔۔۔

اندر جاتے ہی اُس کو لگا جیسے سب کو اُسی کا انتظار تھا۔۔۔

اُس کا گھر واقعی بہت خوبصورت تھا۔۔

اِدھر آؤ اِیمان۔۔ ایک بہت میٹھی سی آواز آئی۔۔

وہ مڑی تو دیکھا بلال اپنی اّمی کے گلے میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔۔۔

وہ دبے پاؤں قریب گئ۔۔

اطمینان رکھو بیٹا۔۔مجھے پتا ہے اس شیطان نے تمھیں نہیں بتایا ہوگا۔۔مگر میں جانتی ہوں۔۔یہ تمھیں ہم سب سے ملوانا چاہتا تھا۔۔آؤ ڈرائنگ رُوم چلو سب تمھاری راہ دیکھ رہے ہیں بیٹا۔۔اُس کی اّمی بہت شفقت بھرے لہجے میں بولی تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس کا دل کر رہا تھا زمین پھٹ جائے اور وہ اُس میں خود کو دفن کردے۔۔وہ شرم کے مارے کسی سے نظریں نہیں مِلا سکی تھی۔۔

ڈرائنگ رُوم کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ بلال تیزی سے اُسکے سامنے آگیا تھا۔۔

اِیمان آنکھیں بند کرو۔۔ وہ دلچسپی سے بولا۔۔

اِس وقت میرا دل بند ہورہا ہے۔۔خُدا کے لیے مجھے گھر لے جاؤ بلال۔۔ وہ دبے لہجے میں بولتے ہوئے اپنی نَم آنکھیں پوچھنے لگی تھی۔۔

اب تم مجھے شدید غصّہ دلا رہی ہو۔۔میں وہ نہیں جو تم سے کہے کہ ریسٹورنٹ

چلو یا باہر ملو اِیمان۔۔ہمارے ہاں عزت دینا جانتے ہیں۔۔یہاں جو بھی ہیں میرے اپنے ہیں اور اِن سب کو تم سے ملنا تھا۔۔وہ سنجیدہ انداز میں اِیمان کو سمجھا رہا تھا سائڈ میں کھڑا کر کے۔۔۔

اِس سے پہلے کے اِیمان اپنے آنسو چُھپا پاتی۔

ہٹو تم یہاں سے شریر کہیں کے۔۔ اُس کی امّی مُسکرا کر بولیں۔۔۔

اب وہ اِیمان کو اپنے ساتھ کمرے میں لے گیئں تھیں جہاں سب گھر والوں کے علاوہ اُس کی خالہ اور ماموں بھی تھے۔۔۔

آئیں آئیں بیٹھیں یہاں آپی۔۔آپ کو پتا ہے ہم کتنا انتظار کر رہے تھے صبح سے آپ کا۔۔۔ مریم نے پُر جوش انداز میں اِیمان کو گُلدستا دیتے ہوئے کہا۔

سب نے اُس کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جیسے وہ بلال کی پسند پر بے حد خوش اور مطمئن تھے۔۔چند ہی لمحوں میں اُس کو اپنا اپ سب سے مانُوس لگ رہا تھا۔۔۔

مریم عصر کا وقت ہوگیا ہے مجھے نماز پڑھنی ہے جائے نماز کہاں؟؟ وہ آہستہ سے اُس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

مریم اُس کو اپنے کزنز کے ہمرہ بلال کے کمرے میں لے آئی تھی۔۔

آپی جائے نماز بچھا دیا ہے۔۔آپ نماز پڑھ کر نیچے آجانا۔۔۔ مریم بےساکتہ مُسکرا کر جا چکی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نماز مکمل پڑھ کر وہ جائے نماز کو گھور رہی تھی۔۔اپنے رَب سے کچھ بولنا چاہتی تھی مگر لفظوں کا انتخاب کرنے میں ناکام تھی۔۔

میں تیرا کن لفظوں میں شکریہ ادا کروں پروردگار؟ میں نے کیا کرا تھا کہ تو نے مجھے اتنا عطا کردیا؟ وہ سجدہ ریز ہوکہ دھیمی آواز میں رو رہی تھی۔۔

ہاتھ اُٹھائے۔۔باندھے آنکھیں بند کئے۔۔اُس نے دل سے صدا لگائی۔۔

یا خُدا مجھے اِس گھر میں جائز رشتے میں باندھ کر ہمیشہ کے لیے اُس کا بنا دیں آنسو اُس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔وہ بےسود بیٹھی اپنے رَب سے باتوں میں مصروف تھی۔۔

آمین ثمہ آمین وہ ایک دم اُس کی آواز سے چونکی تھی۔۔

تم کب آئے؟ وہ جائے نماز تہہ کرتے ہوئے بولی۔۔جب تم میری خوشیاں مانگ رہی تھیں وہ شیطانی انداز میں بولا تھا۔۔

تمھیں احساس بھی ہے کہ آج تم نے کیا کردیا ہے؟ میں کتنا شرمندہ ہوں!! کیا سوچ رہے ہونگے سب۔۔ایسی لڑکی ہوں کہ گھر تک آگئ؟ وہ کرسی میں بیٹھ کر گلا کرنے لگی تھی۔۔۔

تم کیسی ہو یہ میں جانتا ہوں کیا یہ کافی نہیں ہے؟ میری ماں میرے گھر والے جانتے ہیں کیا یہ کافی نہیں؟ دنیا کیا سوچتی ہے مجھے اِس سے کوئی فرق نہیں

پڑتا۔۔تم کیا سوچتی ہو اُس سے فرق پڑتا ہے۔۔وہ آہستگی سے بولتے ہوئے اُس کی جانب بڑھا۔۔

یہی ہے ہماری دنیا اِیمان۔۔یہ ہماری چھوٹی دنیا ہوگی جس میں ہم ہونگے اور ہمارے خواب ہونگے۔۔ وہ یہ سُن کر پھر چونکی تھی۔۔

یہ تمھارا کمرہ ہے؟ وہ بے حد حیرانی سے بولی۔۔

ابھی تو میرا ہے۔۔جلد ہمارا ہوجائے گا وہ آنکھ مارتے دروازے کی جانب بڑھا۔

ٹو بی مسز اِیمان خان سون، نیچے سب آپ کی راہ دیکھ رہے ہیں وہ یہ کہہ کر کمرے سے جاچکا تھا۔۔۔

دسترخون لگ چکا تھا۔۔ڈائنگ ٹیبل پر سب بیٹھے اُس کے مُنتظر تھے۔۔

آو اِیمان سب کے ساتھ مِل کر کھانا کھاؤ امی اِپنئیت سے بولیں۔۔

کھانا بہت لزیز تھا انٹی۔۔خاص کر میٹھا۔۔آپ نے بہت محنت کی وہ جاتے ہوئے گلے لگ کر بولی۔۔

تمھیں پسند آیا ہے اب میں روز بلال کے ساتھ ساتھ تمھارے لیے بھی بِھیجا کرونگی وہ جاتے ہوئے اِیمان کو گرم جوشی سے بولیں۔۔

اِیمان تم نے ابّو کو خُدا حافظ نہیں کہا، چلو جلدی آو اُن سے مِل لو پھر چلینگے بلال گاڑی سے اُتر کر اندر کی جانب جاتے ہوئے بولا۔۔

وہ خاموشی سے اُس کا پیچھا کرتے کمرے میں داخل ہوچکی تھی جہاں اُس کے اّبو بیٹھے تسبیح پڑھ رہے تھے۔۔

میری اپنی بھی بیٹی ہے اِس گھر میں۔۔میں سمجھ سکتا ہوں تمھارے احساس بیٹا۔۔تم اور مریم میں کوئی فرق نہیں۔۔خُدا تمھیں خوش رکھیں وہ اُس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اُس کو دُعا دے رہے تھے۔۔۔

آپ سب بہت اچھے ہیں وہ خُود پر قابو نہ رکھ پائی تھی۔۔وہ بے ساکتہ رو رہی تھی۔۔

خُدا حافظ آپی، دوبارہ بھی آئیگا مریم گھر کے سامنے گیٹ پر اُداس کھڑی اِیمان کو ہاتھ ہلا کر رخصت کر رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج تمھارا دِن تھا۔۔میں کچھ نہیں دے سکی تمھیں اور تم نے مجھے۔۔وہ کہتے کہتے رُک گئ تھی۔۔

عام سا انسان ہوں یار۔۔بہت مطلبی ہوں قسم سے۔۔اب کیا کروں سارا مطلب ہی میرا تم سے جوڑا ہے۔۔کلِ کائنات جو ہے یہ چڑیل میری وہ اُس کو ہنسانا چاہتا تھا۔۔۔

مجھے آج اتنے سارے رشتے دینے کے لیے شکریہ بلال۔۔آج میں رشتوں کے ترازو میں خود کو بہت اعلٰی مقام پر محسوس کر رہی ہوں۔۔وہ گاڑی سے اُتر چکی تھی۔

اپنے آنسوؤں کو صاف کر کے اُس نے بلال کو کندھے سے تھما تھا۔۔

ہمارا نمبر آنے والا ہوگا،یہ جوس پورا کرو اور چلو وہ حق جتاتے ہوئے بولی۔۔

اسلام و علیکم ڈاکٹر وہ مُسکرا کر بلال کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔جو خود کو مضبوط دیکھا رہی تھی مگر وہ۔۔وہ اندر سے ٹوٹ رہی تھی۔۔۔

دورانِ گفتگو اُس نے مسلسل بلال کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا۔۔

میں نے سب رپورٹیں دیکھ لیں ہیں بلال کی۔۔کچھ بھی کہنے سے پہلے میں کچھ مزید ٹیسٹ چاہتا ہوں کہ آپ کروائیں ڈاکٹر بے یقینی میں بولا۔۔۔

جی بِلکُل جو بھی ٹیسٹ ہونگے ہم کروائیگے وہ پُراعتماد ہوکہ بولی۔۔

وہ دونوں ٹیسٹ کروا کر لیب سے واپسی پر تھے۔۔

خُود کو مضبوط رکھنا اِیمان وہ بے اعتباری سے بولا تھا۔۔

جب خُدا ساتھ ہیں اور پھر اتنی دُعائیں ہیں تو تم کیوں ایسے سوچ رہے ہو وہ افسردہ ہوکہ بولی۔۔۔

گاڑی سائیڈ پر کھڑی کر کے اُس نے جوس کا آرڈر دیا تھا۔۔

ٹائم دیکھا ہے؟یہ رات کے بارہ نہیں پورے دو بج رہے ہیں فون اُٹھاتے ہی وہ بولی تھی۔۔وہ انتہائی فکرمند نظر آئی۔۔

کیا کروں یار بوڑھا ہوگیا ہوں اب وہ مزاق میں بولا۔۔

مجھے فکر ہوگئ تھی بلال اپنا خیال رکھا کرو اُس کی آواز میں نمی تھی۔۔

کیوں رکھوں؟ تم کیا کروگی؟ ویسے بہت کام چور ہو تم۔۔وہ مزید مزاق کے موڈ میں تھا۔۔

بس کچھ ہی دنوں کی بات ہے میری چڑیل پریشان نہیں ہو۔۔پھر تو تم میری بریانی کھاؤ گی۔۔دیکھو بال کھول کے نہیں آنا میں ڈر کر بیٹھ جاؤں گا وہ بار بار اُس کو تنگ کر رہا تھا کہ اچانک اُس کو اِیمان کی سِسکی سنائی دی۔۔

اِیمان؟ اِیمان۔۔۔تم۔۔رو رہی ہو؟ مت کرو ایسا۔۔تم مجھے کمزور کر رہی ہو۔۔ میں تمھاری آنکھوں میں اپنی وجہ سے آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔میری وجہ سے تمھارے آنسو رُک گئے تو میری زندگی کو مطلب مل جائے گا ورنہ۔۔لعنت ہے میری زندگی پر۔۔وہ اُس کو مانا رہا تھا۔۔۔

رات بھر دونوں کے بیچ آنسوؤں نے گفتگو کی تھی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

سُرخ جوڑے میں۔۔ہاتھوں پر مہندی لگائے بال کھولے وہ انتہا کی حسین لگ

رہی تھی مگر اُس کو اپنا ہوش کہاں تھا۔۔

کہاں ہو تم؟ اتنی دیر ہوگئی ہال میں سب آگئے ہیں بس تمھاری فیملی رہتی ہے اِیمان چیخ کر بولی۔۔۔

بس آرہے ہیں۔۔چیخو مت پتا ہے کہ تم چڑیل ہو۔۔بہن کی شادی ہے تمھاری اُس کو انجوئے کرو۔۔ہم بس پہنچ رہے ہیں وہ مُسکرا کہ بولا۔۔

اسٹیج پر کھڑی اِیمان مسلسل تلاش میں تھی۔۔تلاش اُس انسان کی تھی کہ جس کے لیے اُس نے خود کو سجایا تھا۔۔

کیسے ہو بیٹا؟ بہت ذکر سُنا ہے تمھارا۔۔تم آئے بہت اچھا لگا اِیمان کی ماما بلال سے مخاطب ہوئی تھیں۔۔

آپی آج تو آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں مریم نے اِیمان کو گلے لگایا۔۔

تم شَرما کیوں رہی ہو؟ پتا ہے ہمیں کہ تمھاری بہن کے بعد اب تمھاری باری ہے۔۔ہوجائے گی کیا جلدی ہے اِیمان؟وہ اُسکو بُری طرح تنگ کررہے جب وہ ٹیبل پر سب سے ملنے آئی تھی۔سب بلال کی شرارت سے لطف اندوز ہورہے تھے جب اِیمان بھگی ہوئی چلی گئی تھی۔۔

انٹی آپ سب آئے۔۔ابّو بھی آئے۔۔مجھے بہت اچھا لگا۔۔وہ شکرانہ انداز میں اُن سے لپٹ کر بولی۔۔۔

آپی دل نہیں کررہا جانے کا میرا تو مریم مڑجائے انداز میں بولی۔۔۔

امّی آپ لوگ جائیں میں اور مریم لیٹ آئینگے۔۔بلال نے موقعے کا فائدہ اُٹھایا۔۔

میں سچ کہہ رہا ہوں اِیمان، لال جوڑے میں یوں بال کھول کر سَر جھکائے تم واقعی چڑیل سے کم نہیں لگ رہیں وہ اُس کو چھیڑ رہا تھا جو بہن کی رخصتی پر افسردہ بیٹھی رو رہی تھی۔۔

بھیا آپ کی سانس کیوں پھول رہی ہے؟ مریم کے اِس سوال نے اِیمان کو چُپ کروا دیا تھا۔۔

کیا ہوا بلال؟؟ سانس کیوں ایسے؟ وہ اپنا آپ بھول کر اُس کے لیے پریشان ہوگئ تھی۔۔

کچھ نہیں یار، ہوجاتا ہے کبھی کبھی انسان ہوں یار۔۔اُس نے گاڑی کی جانب رُخ کیا تھا۔۔

آج تم بہت حسین لگ رہی تھیں اِیمان۔۔مجھے رشک آتا ہے اپنی قسمت پر۔۔ بلال تم سے بے حد محبت کرتا ہے رات کے پہر اُس میسج نے اِیمان کی ساری تھکن دور کردی تھی۔۔وہ پُرسکون ہوکہ سوگئ تھی۔۔۔

آنکھ کُھلی تو گھڑی رات کے تین بجا رہے تھے۔۔اُس کو لگا جیسے کسی نے اُس

کے پیر کو جنجوڑ کر اُس کو جگایا تھا۔۔

وہ وضو کر کے تہجد ادا کررہی تھی۔۔اُس کو اپنا آپ بے چین سا لگا۔۔

تم سو رہے ہوگے۔۔آج ہسپتال میں تم کافی تھک گئے تھے اُس نے اُمید پر میسج کیا اور جائے نماز پر بیٹھ گئ۔۔۔

پروردگار میں بہت کم ظرف ہوں۔۔گناہ گار ہوں۔۔میں نے کبھی اپنی حیثیت سے بڑھ کر نہیں مانگا تجھ سے۔۔مجھے تیری محبت پر بہت یقین ہے۔۔اُس کی آواز میں درد تھا۔۔

تو مجھ سے میری ماں سے بڑھ کر محبت کرتا ہے۔۔تو میرے آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔تو رحمان ہے پروردگار۔۔اُس کو صحت عطا کردے۔۔اُس کو شفا دے دیں۔۔میں اپنے لیے تجھ سے اُس کی زندگی مانگتی ہوں۔۔میں اُس کی ماں کی گود کی آبادی منگتی ہوں۔۔اُس کو شُفا دے دیں۔۔میرے سارے وِہم ختم کردے خُدا۔۔اُس کو زندگی عطا کردیں۔۔وہ سجدہ ریز ہوکہ بِلک بِلک کر روئی تھی۔۔

اُس کی چادر آنسوؤں سے بھیگ گئ تھی۔۔خود کو سمیٹتے ہوئے اُسکی نظر موبائل پر پڑی۔۔

بلال کی کال آرہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم کیوں جاگ رہے ہو اب تک؟ اِیمان خُود کو نارمل شو کر کے فون اُٹھا کے بولی۔۔

کیوں روئی ہو تم؟ میں زندہ ہوں اور تم رو رہی ہو؟ وہ سنجیدہ ہوکہ بولا۔۔

پروردگار تمھیں میری عمر بھی دے دیں وہ آنسو روک کے بولی۔۔

کچھ نہیں ہوگا ابھی تو بہت کچھ دیکھنا ہے زندگی میں۔۔۱۰،۱۲ بچے ہونگے۔۔
ویسے تم بوڑھی ہوکہ صبح کی چڑیل لگوگی وہ قہقہہ لگا کر ہنس رہا تھا۔۔

اور اِیمان اُس کو سُنتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ دُعا دے رہی تھی۔۔

خُدا تمھیں ایسی مُسکراتا ہوا رکھیں۔۔ تمھیں میری خوشیاں بھی ملیں۔۔

میں نے تمھارا نام موبائل میں قیسوہ رکھا ہے کیوں کہ اِس نام کا مطلب ہے خُدا کے گھر کا پردہ۔۔میری بیٹی کا نام یہی ہوگا اِنشاءاللہ بلال بہت مان سے اُس کو بتا رہا تھا۔۔جب کہ وہ اُس کو دُعا دینے میں مشغول تھی۔۔۔

چاچی۔۔چڑیل چاچی۔۔آج سے تم چڑیل چاچی ہو فون اُٹھاتے ہی اُس نے پُرجوش انداز میں بولا۔۔

کیا ہوا دماغ خراب ہوگیا؟ پڑھ رہی ہوں میں ایگزمز سَر پہ ہیں اور تم وہ سخت چڑ گئی تھی۔۔

پڑھائی چھوڑو۔۔میں تو خوشی سے پاگل ہورہا ہوں۔۔اِیمان میں چاچو بن گیا ہوں وہ چلاّ کر بولا۔۔۔

مبارک ہو یہ تو واقعی بہت اچھی نیوز ہے۔۔بھابھی کیسی ہیں؟ وہ خوش ہوکہ بولی۔۔

اب ٹھیک ہیں۔۔تم تیار ہوجاؤ۔۔میں آرہا ہوں لینے اور کچھ نہیں سنونگا میں۔۔ اُس نے بغیر سُنے فون رکھ دیا تھا۔۔

ہسپتال پہنچ کر اِیمان نے منّے کو گود میں لے لیا تھا۔۔

کتنا پیارا ہے بھابھی۔۔شکر ہے سب خیریت سے ہوگیا۔۔وہ مسلسل منّے کو پیار کر رہی تھی۔۔۔

بلال بے اِس کے کان میں اذان دی ہے اِیمان نے مُسکرا کر بلال کی جانب دیکھ کے کہا تھا۔۔

آپ نے کیوں فون کیا میں بغیر اِنویٹیشن کے بھی آجاتی انٹی اِیمان نے بلال کی امی کا فون اُٹھا کے کہا تھا۔۔

کہاں آئی ہو تم۔۔میں اکیلی اتنا کام کر رہی ہوں۔۔اچانک عقیلے کی دعوت نے بہت ڈسٹرب کردیا ہے مجھے امّی نے تھک کر کہا۔۔

اچھا تم ہال جلدی آجانا بیٹا زرا مجھے آسانی ہوگی اور سب کے ساتھ آنا وہ مزید بول کر فون رکھ چکی تھیں۔۔۔

ایک منٹ آپ ایسی کھڑی رہیں فوٹو گرافر نے اِیمان کو اسٹیج کے پاس روکا تھا۔

اتراؤ نہیں اپنے دوست کی طرح۔۔بہت ڈھیٹ ہو تم باسط اُس نے مُنہ چڑا کر بولا۔۔

سب برداشت ہے پر میرے دوست کو کچھ نہیں کہنا بلال بھی باسط کی طرح اُس کو تنگ کرنے لگا۔۔۔

بکواس بند کرو اور تصویر لو میری اور منّے کی وہ پوز دینے لگی جب بلال بھی آکے کھڑا ہوا تھا۔۔

اب مکمل ہے تصویر وہ دھیمے سے اِیمان کے کان میں بولا تھا۔۔۔

انٹی میں صبح سے بلال کو فون کر رہی ہوں مگر وہ نہیں اُٹھا رہا، سب خیر ہے؟ اِیمان نے فکرمند ہوکہ پوچھا۔۔

صبح سے اپنے کمرے میں ہے اور کسی سے بات نہیں کررہا ہے۔۔نجانے کیا بات ہے گم سم ہے وہ دبے لہجے میں بولیں۔۔

وہ تیزی سے اُس کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔

دروازہ کھولو اِیمان نے سپاٹ لہجے میں بولا۔۔

دروازہ کھل چکا تھا۔۔وہ سامنے بیڈ پر بیٹھا اُس کی طرف پیٹھ کر چکا تھا۔۔

سمجھتے کیا ہو تم خود کو؟ کس نے تمھیں یہ حق دیا ہے کہ تم اتنی زندگیوں کے ساتھ ایسا کرو؟ موبائل دیکھا ہے اپنا؟ تیس کالز ہونگی۔۔تمھیں احساس ہے کہ میں کس حالت میں آئی ہوں؟ وہ مسلسل بولے جارہی تھی۔۔

وہ بے جان خاموش بیٹھا تھا۔۔

جیسے اِیمان اُس سے نہیں کسی اور سے مخاطب ہو۔۔

میں تم سے بات کررہی ہوں وہ اُس کے سامنے جاکر بیٹھ گئ تھی۔۔

آنسو اُس کے گریبان کا رُخ کر رہے تھے۔۔اُس کی نظریں جُھکی ہوئی تھیں۔۔
وہ اِیمان کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

مت لے کے جاؤ مجھے۔۔وہ اُس کے سامنے زمین پر گر کر چیخ چیخ کر رو رہا تھا۔۔میں کہہ رہا ہوں کیوں نہیں سمجھتی تم؟

تمھیں خُدا کا واسطہ ہے۔۔یہ دیکھو ہاتھ جوڑ رہا ہوں اِیمان۔۔دیکھو نہ۔۔اُس کے آنسو اِیمان کو ختم کر رہے تھے۔۔

کیا چھپا رہے ہو مجھ سے؟اِیمان اُس کے پاس زمین پر بیٹھ کر پوچھ رہی تھی۔۔

مجھے موت سے نہیں۔۔مجھے تم سے دور جانے سے ڈر لگتا ہے اِیمان وہ ویسی ہاتھ جوڑے بےبس رو رہا تھا۔۔

بلال بِنا کچھ بولے اُٹھا اور بیڈ پر لیٹ گیا۔۔

میں نے ایک فیصلہ کیا ہے اِیمان وہ سرد لہجے میں بولا۔۔

کیسا فیصلہ اِیمان کی سانس ہلک میں اٹکی ہوئی تھی۔۔

میں تم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں وہ گہری سوچ میں بولا تھا۔۔

نکاح۔۔کیا مطلب؟ تم ابھی چلو ہمیں ہسپتال جانا ہے اور تم ایسی باتیں کر کے میرا ارادہ نہیں بدلو وہ سہمی ہوئی پرس اُٹھتے ہوئے بولی۔۔

تم کیوں نہیں سمجھتی ہو؟ میں مزاق نہیں کررہا۔۔کیا تم مجھ سے نکاح کروگی؟ مجھے جواب چاہیے دلیلیں نہیں ابھی اسی وقت وہ سُرخ آنکھیں لیے بیڈ سے اُتر کر چلایا تھا۔۔

اِیمان گم سم کھڑی اُس کو تک رہی تھی۔۔اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا بولے۔۔

تو تم میری محبت کو آزمانہ چاہتے ہو؟ اِیمان کا جسم کانپ رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔ابھی ہم ہسپتال چلتے ہیں۔۔واپسی پر میں تم سے نکاح کر کے تمھاری بیوی کے روپ میں تمھارے ساتھ آؤنگی میرا وعدہ ہے تم سے مگر

ابھی میری بات مان لو وہ بے حد پیار سے اُس کو سمجھا رہی تھی۔۔

بس مجھے میرا سب کچھ مل گیا آج۔۔اب ہنستے ہوئے جاؤں گا وہ بستر سے اُٹھ کر تیاری کرنے لگا تھا جب کہ۔۔

اِیمان وہیں بیٹھی سوچوں میں گم تھی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ہاں باسط سب خیر ہے؟ اِیمان نے فون اُٹھاتے ہی پوچھا۔۔

وہ بلال کی طبیعت تھوڑی خراب ہوگئ تھی۔۔ہسپتال میں۔۔باسط بول رہا تھا جب اِیمان نے اُس کو روکا۔۔

کہاں ہے ابھی وہ؟ وہ ڈر گئ تھی۔۔

رات تو سب ٹھیک تھا۔۔کیا ہوا تمھیں؟ وہ پہنچتے ہی بلال پر برہم ہو گئ تھی۔۔

کچھ نہیں انسان ہوں ہوجاتا ہے۔۔اب پرفیکٹ ہوں وہ دانت نکال کر ہنسا تھا۔۔

اِیمان نے خاموشی سے اُس کے پاس منّے کو لٹایا اور آہستہ سے بولی۔۔

اپنا خیال رکھنا اُس کی آواز میں درد تھا۔۔وہ واپس جاچکی تھی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

لَآاِلٰہَ اِلاّ اَنتَ سُبحٰنَکَ اِنِّی کُنتُ مِنَ الظّٰلِمِین

ہسپتال کی جانب جاتے ہوئے پورے راستے وہ آنکھیں بند کیئے پڑھ رہی تھی۔۔

وہ مسلسل اُس کو ڈرائیو کرتے ہوئے گھور رہا تھا۔۔کتنا پیار کتنی فکر تھی اُسکے چہرے پر۔۔وہ خُود کو مکمل محسوس کر رہا تھا۔۔

کیا ہے؟کیا پڑھ کر پھونک رہی ہو ایسے؟ وہ چڑ کر بولا۔۔جس پر اِیمان نے مُنہ موڑ لیا تھا۔۔

اچھا نہ کچھ نہیں ہوگا مجھے۔۔مت ڈرو۔۔ڈر تو میں رہا ہوں ہسپتال کے بعد میری چڑیل جو میرے گلے پڑنے والی ہے وہ اُس کی نمی کو مُسکراہٹ میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

سوری ٹو بی پرسنل مگر آپ کیا ہیں بلال کی؟ ڈاکٹر نے تفشیش کا اظہار کیا۔۔

یہ میری ہونے والی بیوی ہیں آج ھمارا نکاح ہے۔۔میں گھر میں ماحول خراب نہیں کرنا پاہتا اِس لیے میں اِن کو لاتا ہوں۔۔اُس نے سینہ تان کر اِیمان کی زات کی دلیل دی تھی۔۔

آپ کیا کچھ دیر کے لیے باہر جاسکتے ہیں؟ ڈاکٹر کے اِس سوال نے اِیمان کو توڑ دیا تھا۔۔

وہ اپنے جسم کو چور چور محسوس کر رہی تھی جب اُس نے بلال کا ہاتھ پکڑا

تھا۔۔

آپ کو جو بھی کہنا ہے آپ ہم دونوں کے سامنے کہیں اُس نے بلال کو بیٹھنے کا اِشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

آئیں اّبو۔۔یہاں بیٹھ جائیں اِیمان نے کُرسی سے اُٹھتے ہوئے اُنہیں جگہ دی۔۔

میں نے اّبو کو فون کر کے بلایا تھا۔۔بہتر ہے جو بھی بات ہو ڈاکٹر اّبو کے سامنے کریں اُس نے بلال کی حیرانگی دیکھ کر کہا تھا۔۔

بدقسمتی سے مجھے یہ کہنا پڑھ رہا ہے کہ بلال کی رپوٹز کے مطابق اِن کے دل میں تین سوراخ ہیں۔۔ایک ہوتا تو علاج ممکن تھا۔۔دو ہوتے ہم پھر بھی کوشش کرتے مگر تین۔۔یہ نا ممکن ہے۔۔کیس بگڑ جائے گا۔۔آپ خُدا پر چھوڑ دیں۔۔۔

کمرے میں طویل خاموشی تھی۔۔

اِیمان نظریں جھکائے کونے میں کھڑی تھی۔۔

ایک باپ کی کمر جُھک گئ تھی۔۔۔

پروردگار مجھے ہمت دیں کہ میں اس شخص کو سنبھال سکوں۔۔مجھے طاقت دیں کہ میں اپنا درد چھپا سکوں۔۔وہ واپسی کے سفر پر دل میں خُود سے گفتگو کر

رہی تھی۔۔

ابّو آپ گھر جائیں میں زرا کچھ کام نمٹا کر آتا ہوں۔بلال نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا۔۔

ہم کہاں جارہے ہیں؟ تم امّی کو تو بتادو کم از کم۔۔سب بہت ہرٹ ہونگے۔۔وہ سہمی ہوئی بولی۔۔

یہاں کیا کرنے آئے ہیں ہم؟ ہمیں تو نکاح؟ وہ ساحلِ سمندر پر گاڑی رکنے پر حیران ہوئی تھی۔

کاش کہ میں خُودغرض ہوتا اُس کی آنکھیں بھری ہوئی تھیں۔۔

وہ سمندر کی سمت بڑھ رہا تھا۔۔اِیمان اُس کا پیچھا کرتے، آنسو دامن سے صاف کرتے ہوئے خُود کو مضبوط بنانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔

ہیں تم سے بےپناہ محبت کرتا ہوں اِیمان وہ آسمان کی جانب دیکھ کر چِلایا تھا اور پھر لہروں میں گر کر بیٹھ گیا تھا۔۔

کیا ہوگیا ہے تمھیں؟ وہ بھاگی ہوئی اُس کے پاس آئی تھی۔۔

مجھے موت سے ڈر نہیں لگتا۔۔سب کو ایک دن جانا ہے مگر اتنی جلدی؟ اِیمان میں کیسے رہونگا؟ وہ ایک بچے کی مانند رو رہا تھا۔۔

اچھا تم چلو نہ مجھے تم سے نکاح کرنا ہے بس آج ہی وہ اُس کا ہاتھ تھام کر

بولی تھی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

گاڑی پورچ میں کھڑی ہوئی تھی۔۔

وہ اُتر کر کمرے میں جا چکا تھا۔۔

آپ تو ماں ہیں۔۔آپ کا بہت مضبوط رشتہ ہے خُدا سے۔۔آپ دُعا کریں سب ٹھیک ہوجائے گا۔۔وہ بے نیاز ہے آنٹی۔۔آپ بس سب نارمل رہیں اُس کے ساتھ۔۔وہ خُود کو ضبط کے بندھن میں باندھ کر سب کو دِلاسا دے رہی تھی۔

دیکھو بلال آج کون لایا ہے تمھارے لیے کھانا۔۔وہ دروازہ کھول کے اُس کو بولی تھی۔۔

بھری آنکھوں سمیت۔۔سُرخ ناک اور کانپتے وجود کے ساتھ مریم ٹرے لیے اُس کے پاس گئ جو بیڈ سے کھڑا ہوچکا تھا اپنی بہن کو دیکھ کر۔۔۔

آؤ بھئ آج تو ہم کھانا مل کر کھائیں گے اِیمان نے مریم سے ٹرے لے لی تھی۔۔وہ جانتی تھی کہ ایک بہن خُود کو روک نہیں پائے گی۔۔

اِیمان اُن دونوں کو چُپ کرانا چاہتی تھی مگر اُس کا دل ریزہ ریزہ ہوگیا تھا۔۔ اُس کا خُدا کا دل بھی پھٹ رہا تھا۔۔

وہ خاموش کھڑی تھی جب کہ۔۔بلال اور مریم پھوٹ پھوٹ کے گلے لگ کر

رو رہے تھے۔۔

بھیا۔۔بھیا بول دو کہ سب ایک مزاق ہے۔۔میں کوئی فرمائش کوئی شرارت کچھ نہیں کرونگی۔۔بھیا پلیز نہ؟ وہ چیخ رہی تھی۔۔اور بلال۔۔وہ لَب سی چکا تھا۔۔

میں برتن لے کے جاتی ہوں۔۔کھانا کھانے کے بعد مریم ٹرے اُٹھائے جاچکی تھی۔۔۔

مجھے ایسے مت دیکھو بلال۔۔وہ ضبط کا دامن تھام کر بولی۔۔

کیا میں تمھاری گود میں صرف سر رکھ سکتا ہوں۔۔؟وہ حسرت سے بولا۔۔

شاید بلکہ یہ یقیناً جائز نہیں کہ میں یوں تمھاری گود میں ایسے مگر۔۔زندگی مُہلت دے نہ دے۔۔وہ بےآواز رو رہا تھا۔۔۔

کتنے حسین ہیں یہ لمحے۔۔وہ پُرسکون سر رکھے آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا جب کہ آنسو مسلسل اُس کی بند آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔۔

کیا ہم نکاح کل کریں گے؟ وہ آس لگا کر بولی۔۔وہ واقعی اُس کی ہونا چاہتی تھی۔۔اُس کے نام سے منسوب ہونا چاہتی تھی۔۔مگر۔۔

میں نے تم سے محبت کی ہے مطلب نہیں کیا اِیمان۔۔میں کیوں تمھاری زندگی برباد کرونگا۔۔میں تو آباد کرونگا۔۔وہ دھیمے سے مُسکرایا تھا۔۔

اِیمان؟؟ اِیمان۔۔؟؟ امّی نے اُس کو زور سے جنجھوڑا تھا۔۔

ہہ ہاں وہ بوکھلا گئ تھی۔۔

نجانے کتنی دیر سے وہ وہیں بیٹھی اُس کو دیکھ رہی تھی۔۔جو اُس کی آغوش میں پُرسکون سو چکا تھا۔۔

کب سے ایسے بیٹھی ہو۔۔وہ سوگیا ہے تم بھی آرام کرو تھک گئ ہو بہت۔۔

وہ لوٹ آئ تھی۔۔اپنے ٹوٹے وجود کو سمیٹے وہ لڑکی اندر سے ٹوٹ گئ تھی۔۔۔

✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤

جلد کھاؤگی میری بریانی وہ مُسکرا کر بولا

میں فون بند کردوں؟ وہ غصّے میں بولی۔۔

میں تمھیں کوئ بھی جھوٹی اُمید نہیں دینا چاہتا۔۔وہ سنجیدہ ہوکر بولا تھا۔۔

مجھ سے نکاح کرلو؟ وہ آنسو صاف کرتے ہوئے التجا کر رہی تھی۔۔

میں کرلیتا اگر مجھے تم سے تھوڑا سا بھی غرض ہوتا۔۔اِیمان میں نے تمھیں دُعاؤں میں مانگا ہے۔۔میں تمھاری زندگی بددعا کیوں بناؤں؟ اُس کی آواز میں درد تھا۔۔۔

✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤

آج تو آپی کی مریم بہت پیاری لگ رہی ہے اِیمان مریم سے گلے لگ کر بولی۔

ہیپی برتھ ڈے اُس نے مریم کو گفٹ دیتے ہوئے وِش کیا۔۔

تم آتی ہو تو یہ کچھ زیادہ ہی فریش نہیں ہوجاتا؟ بھابھی نے منّے کو اِیمان کی جانب بڑھایا۔۔

یہ لڑکی صحیح نہیں ہے پہلے اِس نے مجھ پہ جادو کیا اور اب میرے بھتیجے پر وہ اُس کو چھیڑ رہا تھا۔۔

ایک فیملی فوٹو پلیز؟ باسط نے سب کو ایک فریم مین قید کرلیا تھا۔۔

چلتی ہوں آنٹی شام ہونے کو ہے وہ بلال کی امّی سے بولی۔۔

آرام سے بیٹھو میں نے تمھاری ماما کو فون کردیا ہے میں رات کے کھانے کے بعد تمھیں خُود چھوڑ کر آؤنگی امّی اُس کو پیار کرتے ہوئے بولیں۔۔

تم دونوں لان میں بیٹھو میں چائے لاتی ہوں امّی کچن کا رُخ کرتے ہوئے بولیں۔۔

موسم اچھا ہے آج کافی۔۔وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔

ارے تم کہاں جارہے ہو؟ اُس نے اچانک بلال کو جاتے دیکھا تھا۔۔

تم چائے پی کر اوپر آجانا تمھیں کچھ دیکھانا ہے وہ سنجیدہ لہجے میں بول کے جا چکا تھا۔

میری اِیمان بہت مضبوط ہے نا؟ اُس نے اِیمان کی جانب صوفہ کھینچ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

مضبوط ہوں مگر مجھے آزمانہ مت، میں انسان ہوں ولی نہیں وہ ڈر گئ تھی۔۔

اگر خُدا نے ہمیں آزمایا ہے تو ہمیں اُس کا احترام کرنا چاہیۓ وہ مطمئن ہوکہ اُس کے سامنے کچھ رکھ کر بیٹھا تھا۔۔

تمھارا دِماغ خراب ہوگیا ہے۔۔تم پاگل ہوگئے ہو۔۔تم ہوش گواہ بیٹھے ہو۔۔ تمھیں نہ میری پرواہ ہے نہ گھر والوں کی۔۔تم صرف باتیں کرسکتے ہو بڑی بڑی۔۔ تمھیں خُدا پہ یقین نہیں ہے وہ باآوازِ بلند چیخ رہی تھی۔۔آنسو اُس کے درد کی گواہی دے رہے تھے۔۔وہ روتے ہوئے اُس سُفید کپڑے کو پھاڑ رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اِایمان تم۔۔بلال اُس کو اس روپ میں دیکھ کے حیران تھا۔۔

بس۔۔بس کچھ نہیں بولنا اُس نے گلاس زمین پر پھینک دیا تھا اور وہ زمین پر بے جان گر گئ تھی۔۔۔

تم سے مجھے ایسی اُمید نہیں تھی امّی نے اُس کی جانب غصّے سے دیکھا تھا۔۔

ایمرجنسی رُوم میں بےسود لیٹی وہ بہت کمزور دیکھ رہی تھی۔۔

چلے جاؤ یہاں سے وہ مُنہ پھیر کر بولی۔۔

چلا جاؤں؟ وہ دھیمے سے بولا۔۔

مت کرو مجھ پہ ظُلم۔۔مجھے اپنے ساتھ جینے دو۔۔مجھے ایسے نظارے نہیں دیکھاؤ کہ میں تم سے پہلے اس دنیا سے رخصت ہوجاؤں وہ اسٹریچر پر لیٹی بلال کے آگے ہاتھ جوڑے رو رہی تھی۔۔

وہ لباس جو تمھیں دکھایا وہ سب کو پہننا ہے، تمھیں مضبوط ہونا ہوگا وہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔۔

اگر ایسا لباس ہے تو پھر خُدا مجھے یہاں سے اسی لباس میں وہ بول رہی تھی جب بلال نے اُس کے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔

میں تیرے فیصلوں میں بولنے کے قابل نہیں ہوں۔۔تو مجھ سے بہت محبت کرتا ہے پروردگار۔۔میں نے کیا زیادہ مانگ لیا تھا؟

وہ مُصلّے پر بیٹھی۔۔قرآن ہاتھ میں لیے گڑگڑا رہی تھی۔۔

مجھے یقین ہے تیری زات پر۔۔تو اُس کو شفا عطا کردے۔۔تو کُن کہے گا اور اُس کو شفا مل جائے گی۔۔تو میرا سب کچھ لے کر بس اُس کو بچا لے۔۔مجھ کو سّتر ماؤں سے بڑھ کر چاہنے والے اُس کو بچا لے۔۔وہ پل پل ٹوٹ رہی تھی۔

قرآن پاک میز پر رکھ کر وہ سجدہ ریز ہوگئ تھی۔۔

اُس کا وجود جواب دے رہا تھا۔۔وہ اذانِ فجر پر سجدے سے اُٹھ کر بیٹھی تھی۔

یہ کیا ہے؟ پانی سپلائے کرنے کا کام شروع کیا ہے کیا؟ بلال اُس کے ہاتھ میں پانی کی بوتل دیکھ کے بولا تھا۔۔

بکواس بند کرو اور یہ پیو۔۔سورۃ یٰس اور سورۃ رحمن کا دم کیا پانی ہے۔۔

وہ انتہائ حسین لگ رہی تھی اُس کو۔۔

اِیمان میری بات سُنو اُس نے اِیمان کو اپنی طرف اِشارہ کر کے آنے کو کہا جب وہ نماز پڑھ کر کھڑی ہوئ تھی۔۔

یہ زندگی ہے۔۔کوئ آتا ہے کوئ جاتا ہے۔۔میں بہت خوش نصیب ہوں کہ مجھے اس تھوڑے وقت میں تم جیسی ساتھی ملی۔۔تم نے ہمیشہ میرا مان رکھا ہے وہ نظریں جھکائے اُس کو سُن رہی تھی جب کہ اُس کی رُخسار پہ بہنے والے آنسو اُس کی کیفیت بیان کر رہے تھے۔۔

ہم دونوں میں سے کسی کی محبت بھی مطلبی نہیں تھی۔تم نے مجھ سے جوڑے ہر رشتے کو بہت تکریم دی اِیمان جس کے لیے میں ہمیشہ احسان مند رہونگا۔۔ اُس کے لہجے میں اپنائیت تھی۔۔۔

مجھ سے وعدہ کرو اِیمان۔۔میں آخری بار تم سے کچھ مانگنا چاہتا ہوں پھر کبھی

نہیں مانگوں گا پلیز؟ وہ ہاتھ جوڑ کر اُس کے سامنے بیٹھا تھا۔۔

مجھ سے ایسا کچھ نہیں مانگنا جو میں نہ دے سکوں اُس نے بلال کو پیچھے کر کے اُٹھنا چاہا تھا۔۔۔وہ سہم گئ تھی۔۔

بیٹھو یہاں!! میرا تم پر حق ہے پورا اُس نے اِیمان کو آنکھیں دیکھا کر بیٹھایا تھا۔۔

میں بہت کمزور ہوں۔۔مجھے مت آزماؤ۔۔میں نہیں کر سکوں گی انکار تمھیں اور شاید تمھاری بات بھی نہ مان سکوں وہ سمجھ گئ تھی کہ بلال کچھ ایسا مانگے گا جو اُس کے لیے دینا نہ ممکن ہوگا۔۔

وہ رو رہی تھی۔۔مگر اکیلی نہیں تھی وہ۔۔

آنسوؤں کی گہری گفتگو۔۔سِسکیاں اور درد تھا وہاں۔۔

اِیمان میں پہلی بار تمھیں اپنی قسم دے کر کہتا ہوں۔۔میرے جانے کے بعد تم روکنا مت۔۔تم آگے بڑھنا۔۔میرے جانے کے بعد نہ چاند روکے گا نہ سورج۔۔تم بھی نہیں روکنا۔۔تم خوش ہوگی تو میں مطمئن رہوں گا۔۔وہ اُس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھام کر بولا تھا۔۔

تم ہمیشہ جانے کی باتیں کیوں کرتے ہو۔۔؟ مجھ پہ ترس نہیں آتا؟ وہ سُرخ آنکھوں کو اُٹھا کر بولی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں تمھیں حالات سے آگاہ کر رہا ہوں۔۔اگلی سانس لوں یا نہیں۔۔تمھیں کمزور نہیں بلکہ مضبوط بنا کر جانا چاہتا ہوں کیونکہ تمھیں دیکھ کر میرے گھر والے بھی خوش رہینگے۔۔وہ آنسو نہیں روک پایا تھا۔۔

اُس شام دونوں نے سجدہ ریز ہوکہ رَب کی بارگاہ میں آنسوؤں کی پیشی دے کر اُس کے فیصلے میں ہامی بھر دی تھی۔۔

۵جون کی دوپہر وہ نماز کی تیاری کر رہی تھی۔۔

بھابھی۔۔تم گھر آجاؤ باسط کی آواز نے اِیمان کا دم نکال دیا تھا۔۔

باسط کیا ہوا؟ بلال کہاں ہے؟ سب ٹھیک ہےنا؟؟کس ہسپتال میں ہے وہ؟ اِیمان ایک سانس میں بولی تھی۔۔

وہ گھر میں ہے۔۔مگر۔۔اُس نے فون رکھ دیا تھا بات ادھوری چھوڑ کر۔۔

وہ بغیر چپل کے عبایا پہن کر گاڑی میں سرد جسم کہ ہمراہ اُس کے گھر پہنچی۔۔

گھر کے باہر رش اِیمان کو جالا رہا تھا۔۔

گرم زمین پر اُس کے پاؤں جل رہے تھے مگر اُس کو ہوش کہا تھا۔۔

آپی۔۔آپی بھیا۔۔مریم اِیمان سے لپٹ کر چلائی تھی۔۔

کیا ہوگیا مریم؟ نہیں نہیں ابھی کسی کونے سے نکال آئے گا دیکھنا۔۔وہ اُس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔

لاونج میں داخل ہوکہ اُس کی نظر سامنے اُس شخص پر پڑی جو بےسود پڑا تھا۔۔

یہ بلال تو نہیں ہے اُس کے دل نے تسلّی دی تھی۔۔

ایک ایک قدم بڑھتی اِیمان اور اُس کا دل صدا لگا رہے تھے۔۔

نہیں بلال۔۔نہیں ہے یہ۔۔

قریب جاکر اُس نے باہمت ہوکہ۔۔کانپتے ہاتھوں سے کفن ہٹایا تھا۔۔۔

وہ مُسکرا رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ۔۔وہ اِیمان کا بلال ہی تو تھا۔۔

میں خوش ہوں اِیمان۔۔دیکھو مُسکرا رہا ہوں۔۔اِیمان کو لگا بلال نے اُس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔

اُس کے گیلے بال۔۔اُس کی چمکتی پیشانی اور مُسکراتے ہونٹ۔۔وہ بہت پُرسکون دیکھ رہا تھا۔۔۔

اِیمان بےسود اُس کو دیکھ رہی تھی۔۔

اُٹھ جاؤ؟میں آئ ہوں۔۔ابھی بھی نہیں اُٹھوگے؟ وہ اُس کی ڈولی کے پاس بیٹھی

اُس کو واسطے دے رہی تھی۔۔جو ہمیشہ کی نیند سوچکا تھا۔۔۔

وجود کام نہیں کررہا تھا۔۔جیسے دماغ سُن تھا۔۔ہوش تب آیا جب مردوں میں آواز گونجی۔

کلماء شہادت۔۔۔۔۔

اُس کو لے جایا جارہا تھا۔۔اور وہ۔۔بے بس کھڑی لان میں ایک کونے میں کھڑی اُس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جاؤ بلال۔۔تم سے اور خدا سے روزِ محشر ملاقات ہوگی۔۔روزِ محشر کا انتظار کرے گی تمھاری اِیمان اُس نے وہیں بیٹھ کر خُود سے ہمکلام ہوکہ کہا تھا۔۔۔

اِیمان۔۔بھابھی نے اُس کو پکارا تھا۔۔

یہ لو تمھاری امانت۔۔بلال نے دی تھی تمھیں دینے کو۔۔وہ آنسو صاف کرتے ہوئے کمرے سے جاچکی تھیں۔۔

گھر آکے اُس نے اپنے کالے سیاہ پیروں کو دیکھ کے بہت آنسو بہائے تھے۔۔جو بغیر چپل کے گلیوں میں رولے تھے ایک شخص کے پیچھے۔۔۔

رات عشاء پڑھ کر وہیں بیٹھ کر وہ خط کھول کے دیکھنے لگی۔۔

اِیمان۔۔

ہمارے نصیب میں اتنا ہی لکھا تھا پروردگار نے۔۔میں نے تمھارے ساتھ بہت

کچھ جیا۔۔بس تم اپنا خیال رکھنا۔۔دونوں گھر والوں کا بھی خیال رکھنا۔۔رونا مت۔۔جس دن تمھیں کفن دیکھایا تھا اور تم روئی تھیں تو اُس دن میں رات بھر رویا تھا۔۔کیونکہ میری وجہ سے تم روئی تھیں۔۔آئے ایم سوری۔۔تم یقین رکھنا خُدا پر۔۔اُس کی زات پہ یقین رکھنا۔۔میں اُن سے تمھیں اس جہاں کے لیے مانگوں گا۔۔بس دُعا کرنا میرے لیے۔۔وہ کیا ہے کہ تمھارے بِنا دل نہیں لگے گا۔۔تم میری کلِ کائنات ہو اپنا خیال رکھنا۔۔زندگی میں مڑ کر مت دیکھنا۔

میں ہمیشہ تمھارے ساتھ ہوں۔۔سنو۔۔اپنی بیٹی کا نام قسوہ رکھنا۔۔خوش رہنا۔۔

چلتا ہوں۔۔

جانے سے پہلے ایک آخری بار کہنا چاہتا ہوں۔۔

بلال نے تم سے عشق کیا ہے اِیمان طارق۔۔

تمھارا اور صرف تمھارا۔۔

بلال خان۔۔

اُس خط کو دل سے لگا کر۔۔وہ سجدہ ریز ہوکہ رات بھر ہچکیوں سے روئی تھی۔۔۔

ایسے تو نہیں کرتے ہیں اور پھر تم تو اتنی سمجھدار ہو میری گڑیا اِیمان نے مریم

کے منہ میں نوالہ دیتے ہوئے کہا۔۔

مریم جو خاموش آنسو سے اپنے جواب اِیمان کو دے رہی تھی۔۔

درد نہیں ہوتا آپ کو؟ بھیا یاد نہیں آرہے آپی؟

مریم نے اِیمان کو گلے لگا لیا تھا۔۔

وہ جو ضبط کرکے بیٹھی تھی۔۔۔کمزور پڑھ گئ تھی۔۔۔۔

اپنے آنسوؤں کو فورًا صاف کرکے اُس نے مریم کو سنبھالا۔۔۔

ادھر دیکھو مجھے۔۔۔کس نے کہا کہ بھیا چلے گئے ہیں۔۔؟ وہ یہیں ہیں۔۔اور پتہ ہے مجھے غصّے سے دیکھ رہے ہیں کہ کیوں میں اُن کی گڑیا کو رونے دے رہی ہوں۔۔اُس نے مریم کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا تم چاہتی ہو کہ بھیا کو تکلیف ہو؟ اُس نے دوسرا نوالہ مریم کے مُنہ میں دیتے ہوئے پوچھا۔۔

نہیں آپی ہرگز نہیں مریم نے خُود آنسو صاف کئے تھے۔۔۔

شُکر ہے اُس نے کچھ کھایا۔۔تم میرے ایک فون پر آئیں تھینکس اِیمان مگر مجھ سے نہیں دیکھا جارہا تھا اور میں چاہ کر بھی دِلاسا نہیں دے پارہی تھی مریم کو بھابھی نے نم آنکھوں سے اِیمان کا شُکر ادا کیا۔۔۔

جواب میں وہ کچھ نہ کہہ پائی تھی۔۔۔

وہ خاموش ہوگئ تھی۔۔وقت نے اُس کو خاموش کردیا تھا۔۔۔

امی کہاں ہیں؟ وہ آنسو ضبط کرکے بولی۔۔۔

جس گھر میں آکے اُس کی ذات کو سُکون ملتا تھا۔۔وہاں سے واپس جانے کا دل نہیں کرتا تھا۔۔

آج وہی گھر اُس کی روح کو تکلیف دے رہا تھا۔۔

اُس کی دُنیا اُجڑ گئ تھی۔۔

وہ امی سے مل کر واپس جانا چاہتی تھی۔۔

امی بلال کے کمرے میں ہیں ایمان۔۔بھابھی خُود کو نہ روک پائ تھیں۔۔

کیسے جاؤں اُس کمرے میں؟ کیسے رکھوں وہاں قدم۔۔؟ وہاں تو میں نے بلال کے ساتھ اپنی دُنیا کے خواب دیکھے تھے۔۔کہاں سے لاؤں اتنی ہمت۔۔۔کیسے اپنی آنکھوں کو بہنے سے روکوں۔۔؟ وہ باتھ روم میں کھڑی شیشے میں خود کو دیکھ رہی تھی۔۔اُس کو اپنے آپ پر ترس آرہا تھا۔۔بکھرے بال۔۔لال سوجھی ہوئ آنکھیں۔۔وہ خُود کو مسلسل دیکھ رہی تھی۔۔۔

گہری سانس لے کر۔۔مُنہ دھوکر اُس نے ایک بار پھر خُود کو مضبوط کیا تھا۔۔

ایک ہی آواز تھی جو ذہن میں گونج رہی تھی۔۔

ایمان میرے گھر والوں کا خیال رکھنا۔۔میں اُن کی ذمہ داری تمھیں سونپ کہ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جارہا ہوں۔۔۔

میرے بیٹوں میں تو میرا سب سے قریب اور لاڈلہ تھا۔۔تو ہی مجھے ہنساتا تھا پھر کیوں آج رولا رہا ہے۔۔؟امی بلال کی شرٹ سینے سے لگائے زور وقطار رو رہی تھیں۔۔

امی۔۔امی۔۔۔؟ ایمان اُن کے پاس بیٹھی تھی۔۔

بس امی پلیز بس کریں۔۔وہ بس اتنا ہی بول پائی تھی۔۔۔

وہ میری نہیں سُن رہا۔۔تم ہی اُس کو بولو کہ وہ واپس آجائے۔۔امی اُس سے گلے لگ کر چیخ چیخ کر رو رہی تھیں۔۔

اور وہ۔۔۔

وہ لڑکی زندہ لاش بن کر بیٹھی تھی۔۔۔

میں آپکے درد کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتی کیونکہ آپ نے اپنا جوان بیٹا کھویا ہے امی۔۔

لیکن اللہ کے فیصلوں کے آگے ہم کچھ نہیں کرسکتے اور پھر اگر ایسے ہم روئیں گے تو بلال کیا خوش ہوگا۔۔؟وہ پوری ہمت کے ساتھ امی کے قدموں میں بیٹھ کر اُن کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر بولی۔۔

تم میں مجھے میرا بلال نظر آتا ہے۔۔وہ بھی ایسی اپنی بات منوالیتا تھا۔۔جیسے کہ

تم۔۔اُن کے آنسو بہہ رہے تھے۔۔

اچھا آپ لیٹ جائیں میں ادھر ہی ہوں ایمان نے امی کو بیڈ پر لیٹایا تھا۔۔

وہ خُود کو دُنیا کی سب سے بےبس لڑکی کے روپ میں دیکھ رہی تھی۔۔وہ جو ہلکے زخم پر تڑپ جاتی تھی۔۔آج اُس کا وجود خُود گہرا زخم بن کر رہ گیا تھا۔۔

جائے نماز پر بیٹھی وہ اُس کمرے کو گھور رہی تھی۔۔سب کچھ تھا۔۔بس نہیں تھا تو وہ شخص جس سے کمرا آباد ہوا کرتا تھا۔۔اگر تھا تو بکھرے وجود تھے۔۔ وہ ماں تھی جس کی گود اُجڑ گئ تھی۔۔

وہ لڑکی تھی جو سب کو ہمت کے سبق پڑھا رہی تھی مگر دراصل وہ خُود ہار گئ تھی۔۔وہ اپنا سب کچھ ہار گئ تھی۔۔

آپی آپ مت جائیں ورنہ مجھے پھر رونا آجائے گا مریم جاتی ہوئ ایمان کے گلے لگ کر رو رہی تھی۔۔

مریم بیٹا آپ ہمارے ساتھ چلو ہم بہت انجوائے کرینگے۔۔ایمان کی ماما مریم کی معصومیت پہ بولیں۔۔

ہاں مریم چلو تیار ہوجاؤ آج تم اپنی آپی کے ساتھ چلوگی ایمان اپنی ماما کی بات پر ہامی بھرتے ہوئے بولی۔۔

آپ کہاں جارہی ہیں شادی کی وڈیو لگا کر مریم نے ایمان کو ہاتھ سے پکڑا تھا۔۔

تم ایشعال کی شادی کی وڈیو ماما کے ساتھ دیکھو میں اپنی گڑیا کے لیے ڈنر تیار کرکے بس ابھی آتی ہوں ایمان نے اُس کو پیار کرتے ہوئے کہا۔۔

ایمان بھاگ کر مریم کے رونے پر کچن سے آئ تھی۔۔

کیا ہوا مریم۔۔میری جان۔۔کیا ہوا۔۔وہ گھبرا کے بولی۔۔۔

ایمان ٹی وی کی جانب دیکھ کے خاموش ہوئ تھی۔۔۔

آپی بھیا۔۔دیکھو نہ۔۔کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔۔کاش وہ۔۔دونوں گلے لگ کر رو رہی تھیں۔۔

دیر رات کھانے کے بعد ایمان نے عبایا پہن کر مریم کو مخاطب کیا تھا۔۔

ہم آئس کریم کھا کر گھر چلیں گے۔۔ایمان نے مریم کو مُسکرا کر کہا۔۔۔

تم جس طرح سب کر رہی ہو۔۔میں کچھ بھی کہوں تو کم ہوگا۔۔بھابھی نے گیٹ پر ایمان کو گلے لگایا تھا۔۔

دو دِن سے وہ سوئ نہیں تھی۔۔

رات دو بجے وہ اُٹھی۔۔وضو کرکے نوافل ادا کئے اور وہیں بیٹھی رہی۔۔

چاہ رہی تھی کہ روئے۔۔

چاہ رہی تھی کہ اللہ سے بات کرے مگر آنسو آنکھوں سے نکل رہے تھے نہ لفظ لبوں سے نکل رہے تھے۔۔

بس وہ ساکت بیٹھی تھی۔۔

درد کی شدّت سے اُس کا وجود جواب دے رہا تھا۔۔

یا اللہ وہ بمشکل یہ کہہ کر سجدہ ریز ہوگئ تھی۔۔۔

میں کیا کہوں؟کیا میں کچھ کہہ سکتی ہوں؟نہیں میں کچھ کہنے کے قابل نہیں رہی ہوں۔۔

میں نے تیرے فیصلے میں ہامی بھرلی ہے۔۔مگر۔۔

وہ زور و قطار رو رہی تھی۔۔

میں تو وہ بدنصیب ہوں جو اپنا درد بھی ظاہر نہیں کرسکتی۔۔روز مجھے بہادری کا لبادہ اُڑھ کر اُس کے گھر والوں کا سہارا بننا پڑتا ہے۔۔میری مدد کر خُدایا۔۔میں اتنی بھی بہادر نہیں ہوں۔۔میرے دل پر اپنا ہاتھ رکھ دیں مالک۔۔

رات بھر وہیں لیٹی وہ بس خاموش وجود سمیت آذان کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

ایمان؟ ماما نے اُس کو جگاتے ہوئے پکارا۔۔

وہ ڈر کر بیٹھی تھی۔۔

سب ٹھیک ہے ایمان بیٹا ماما اُس کا پسینہ صاف کرتے ہوئے بولیں۔۔

نہیں بس۔۔۔میں کیا کروں ماما۔۔مجھ سے نہیں ہورہا۔۔میرا دل ہر پل روتا ہے۔۔آنسو نہیں روکتے۔۔دل کرتا ہے اُس کے پاس جانے کو۔۔اُس کا خیال رکھنے کو۔۔اِس اُمید سے سوئی تھی کہ کیا پتہ وہ آجائے ماما۔۔ایمان خُود کو روک نہ سکی تھی۔۔وہ سب کا جو مرہم بنتی تھی۔۔اُس کا زخم ناسور بن گیا تھا۔۔

وہ دل کھول کر روئی تھی۔۔وہ جو ضبط کا دامن تھام کر سب کو سہارا دے رہی تھی۔۔اُس کا ضبط ٹوٹ گیا تھا۔۔۔

وہ موت سے نہیں ڈرتا تھا ماما۔۔وہ مجھ سے سب سے دور جانے سے ڈرتا تھا۔۔وہ جان چکا تھا کہ اُس کے پاس وقت نہیں تھا۔۔اُس نے مجھے نہیں بتایا تھا۔۔وہ وہاں اکیلا ہے ماما۔۔وہ اکیلا ہے۔۔وہ بولتے بولتے فرش پر گر گئی تھی۔ اُس کا دامن بھیگ گیا تھا۔۔۔

وہ ایمان کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔۔مگر وہ مجبور تھا۔۔آپ کی دُعا ضرور سُنے گا اللہ آپ دُعا کریں ماما۔۔وہ بولتے بولتے خاموش ہوگئی تھی۔۔۔

اُس کی ماما نے اُس کو روکا نہیں تھا۔۔وہ چاہتی تھیں کہ ایمان کا دل ہلکا ہو جائے۔۔

میری بیٹی کیسی ہے؟ ایمان کے بابا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

ٹھیک ہوں بابا اُس نے نظریں چھپا کر اپنے بابا کو گلے لگ کر کہا تھا۔۔

ایمان یہ دُنیا کا دستور ہے بیٹا۔۔دوست کھونا بہت بڑا دُکھ ہے مگر ایسے اب تم ہمیں دُکھ دے رہی ہو۔۔میں واپس دبیٔ چلا جاؤں گا تو تم تو میرا بیٹا ہو نا۔۔ اگر تم ایسے ہوگی تو میرا دل کیسے لگے گا۔۔؟ جو چلا گیا اُس کے لیے دُعا کرو مگر خُود کو تکلیف مت دو۔۔وہ ایمان کی پیشانی چوم کر جا چکے تھے۔۔

میں چاہ کر بھی اپنی کیفیت آپ کو نہیں بتا سکتی۔۔میں نہیں بتا سکتی کہ وہ میری کلِ کائنات تھا۔۔اور میں نے اپنی کائنات کھو دی بابا۔۔میں کیسے اپنا وجود دیکھاؤں جو چھلّی ہوگیا ہے۔۔کہاں بیان کرسکتی ہوں آپ کے آگے۔۔آخر میں ہوں تو ایک بیٹی۔۔جو اپنی عزت کو آنچ نہیں آنے دیتیں۔۔بابا۔۔میں نے بہت پاک محبت کی جس کا گواہ پروردگار ہے۔۔وہ سر جھکائے اپنی ہتھیلی پر آنسوؤں کو دیکھ رہی تھی۔

میں نے تیرے فیصلوں پر سر جھکایا ہے پروردگار۔۔بے شک تو بہتر کرنے والی زات ہے۔۔وہ تیرے پاس حفاظت سے ہے اِس گندی دُنیا سے دور ہے۔۔بس آج دل سے کچھ ماگنا چاہتی ہوں۔۔اِس یقین کے ساتھ کے تو مجھے خالی ہاتھ نہیں لوٹائے گا۔۔وہ مسّللے پر بیٹھی کالی چادر اُڑھے بہت ٹوٹی ہوئ لگ رہی تھی۔

میں آپ سے ایک دوست ہونے کے حق سے مانگ رہی ہوں۔۔میں نے آپ کی بات مان لی نہ۔۔آپ بھی پلیز۔۔اُس نے مُنہ پر ہاتھ رکھ کر خُود کو رونے سے روکا تھا۔۔

وہ خُدا سے اِس ادا سے ہمکلام تھی جیسے وہ اُس کے سامنے بیٹھے ہوں۔۔

بس ایک ملاقات کروا دیں اُس سے وہ سجدہ ریز ہوکہ بولی تھی۔۔۔

ایک بار ملوا دیں۔۔بس ایک بار۔۔ایمان طارق رات بھر اپنی خواہش پر رَب کو آمادہ کررہی تھی۔۔

کیسی ہو مریم؟ تم نے بہت اچھا کیا جو آگئیں۔۔بابا بھی چلے گئے اب میں اور ماما اکیلے ہیں۔۔ایمان مریم سے گرم جوشی سے ملی۔۔

آپ کی یاد آگئ تو آگئ۔۔بھیا کے بعد اب آپ بھی نہیں آتیں۔۔شاید آپ کا رشتہ اُن کی زندگی تک ہی تھا ہم سے۔۔مریم افسردہ ہوکہ بولی۔۔

ایسا نہیں ہے میری گڑیا۔۔بس وہ بھابھی نے بتایا تھا کہ تمھارے لندن والے

بھائی آئے ہیں تو مجھے اچھا نہیں لگتا ایسے آنا۔۔اُن سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی وہ دھیمے سے بولی۔۔

باسل بھیا؟ مگر وہ تو ہمیشہ کے لیے آگئے ہیں۔۔اور وہ تو جانتے ہیں آپ کو۔۔ کیا آپ اب کبھی نہیں آئیں گی؟ مریم کی آنکھیں بھر آئیں تھیں۔۔

مریم مجھے ڈر سا لگتا ہے اُن سے۔۔بلال بھی اُن کا ذکر مجھ سے نہیں کرتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ میں اُن کی روبدار پر سنیلیٹی سے ڈرتی ہوں۔۔ایمان وضاحت کرنے لگی۔۔

باسل بھیا اور بلال بھیا کی آپس میں بہت بنتی تھی۔۔باسل بھیا بہت لاڈ اُٹھاتے تھے اُن کے۔۔یہی وجہ ہے کہ اب باسل بھیا ہمیشہ کہ لیے آگئے ہیں کیونکہ وہ امی کو ایسے نہیں دیکھ سکتے۔۔مریم ایمان کو سمجھتے ہوئے بولی۔۔

ہاں میں آؤنگی امی سے ملنے ایمان جواباً بولی۔۔

آج ایمان نے بلال کے بعد دوسری بار ابّو کو روتے دیکھا تھا۔۔

اُس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کس طرح اُن کا درد کم کرے۔۔ایسا لگ رہا تھا کسی کی نظر لگ گئی تھی جیسے۔۔وہ سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتی تھی مگر۔۔۔بار بار اُس کو بلال کا دیا وعدہ یاد آرہا تھا۔۔۔

کیا ہوا امی کو؟ ایمان نے ہسپتال پہنچتے ہی بھابھی سے پوچھا تھا۔۔

امی کی حالت دن بہ دن خراب ہورہی ہے۔۔حالت نہیں سنبھل رہی۔۔سب کچھ کر کے دیکھ لیا مگر۔۔۔وہ ایمان سے گلے لگ کر رو رہی تھیں۔۔

اپنے ہاتھوں سے ایمان نے سوپ بنایا تھا۔۔

ماما میں مریم کے ہاں جارہی ہوں۔۔شام ہونے سے پہلے واپس آجاؤنگی۔۔وہ عبایا پہنتے ہوئے بولی۔۔۔

ٹھیک ہے جلدی آنا مگر سُنو۔۔؟ اُنھوں نے جاتے ہوئے ایمان کو روکا تھا۔۔

میں نہیں چاہتی کہ اب تم وہاں جاؤ اور خُود کو تکلیف دو۔۔لیکن بلال کی امی کا سُن کر میں تمھیں نہیں روک رہی۔۔میں اُن کا درر سمجھ سکتی ہوں میں بھی ایک ماں ہوں۔۔وہ نم آواز میں بولیں۔۔

ماما میں آپ سے مضبوط ہوں۔۔ایمان گلے لگا کر بولی۔۔

وہ خاموشی سے بلال کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔

بیٹی بھی کہتی ہیں اور ایسے بھی کرتی ہیں۔۔وہ اُن کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے بولی۔۔

امی خاموشی سے ایک سمت اُس کو گھور رہی تھیں۔۔۔

مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں کہ اب اپنی ماں کو کھو دوں۔۔وہ آنسو ضبط کر کے بولی۔۔

تم سے بہت ہمت ملتی ہے۔۔تم بہت عزیز ہو تم بلال کی پسند ہو بیٹی۔۔

وہ دونو گلے لگ کر جی بھر کہ روئی تھیں۔۔۔

ایمان کو لگا جیسے کوئی دیکھ رہا ہو اُس کو۔۔

وہ پلٹ کر دیکھنے لگی مگر کوئی نہ تھا۔۔۔

اب آپ نہیں روئیں گی۔۔وہ سوپ پلاتے ہوئے بولی۔۔

اگر تم ساری زندگی کے لیے میرے پاس آجاؤ تو میں نہیں رونگی۔۔امی اُس کا ہاتھ تھام کر بولیں۔۔۔

جی امی آپ کے پاس ہی ہوں وہ چونک کے بولی۔۔

یہ کیا ہے۔۔؟ ایمان نے کتاب کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

بلال بھیا کی ڈائری ہے آپی۔۔اُن کا کمرا امی کے لیے صاف کرتے ہوئے ملی تو آپ کہ لیے رکھ دی۔۔مریم نم آنکھوں سے بولی۔۔۔

تم نہیں جانتی تم نے مجھ پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔۔۔وہ ڈائری دل سے لگا کر آنسوؤں سے روتے ہوئے بولی۔۔۔

امی سوگئی ہیں میں چلتی ہوں۔۔جلد آؤنگی دوبارہ ایمان جاتے ہوئے بولی۔۔۔

نجانے کیوں پہلی بار اُس کو لگا تھا کسی کی نظر ہواُس پر۔۔کوئی مسلسل اُس کو

دیکھ رہا ہو۔۔

وہ بار بار پلٹ کر دیکھتی مگر وہاں کوئی نہ تھا

بلال کی ڈائری دل سے لگائے وہ گھر لوٹ آئی تھی۔۔۔

میں چاہ رہی تھی تم اسلام آباد چلی جاؤ اپنی بہن کے پاس۔۔۔ماما ایمان کو چائے دیتے ہوئے بولیں۔۔۔

نہیں ماما۔۔آپ اکیلی ہوجائینگی۔۔اور پھر سال ہونے والا ہے اب تو ایشعال آئے گی۔۔وہ دبے لہجے میں بولی۔۔۔

ہاں تو اُس کے ساتھ آجانا۔۔تمھیں چینج ملے گا۔۔ماما سنجیدہ ہوکہ بولیں۔۔

نہیں ماما۔۔دل نہیں۔۔میں کمرے میں جاکر نماز پڑھ رہی ہوں۔۔ایمان کمرے کا رُخ کرتے ہوئے بولی۔۔

نماز پڑھ کر وہ وہیں بیٹھی تھی۔۔

ڈائری سامنے میز پر رکھی ایمان کی منتظر تھی

وہ ہمت جمع کر رہی تھی اُس ڈائری کو پڑھنے کی۔۔۔

ڈائری سینے سے لگا کر وہ سر جھکا کر روئی تھی۔۔۔

کہاں چلے گئے مجھے تنہا چھوڑ کر۔۔

آجاؤ واپس کہ تمھاری ایمان تھک گئ ہے۔۔اُس کے دِل نے صدا لگائ تھی۔۔

ڈائری کھولی تو سامنے تصویر تھی۔۔جو ریان کے عقیقے میں کھنچی تھی۔۔

کتنی ہی دیر وہ اُس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اُس کا ہاتھ بلال کے چہرے پہ تھا۔۔

آنسو زور قتار بہہ رہے تھے۔۔۔

کمرے میں بس ہر سو سسکیاں تھیں۔۔۔

میں بہت کوشش کرتا ہوں کہ نہ دیکھوں اُس کو۔۔مگر اُس میں کچھ تو ہے۔۔
میں دل سے مجبور ہوں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج بہت غصّہ آیا جب عیدملن میں لڑکوں نے اُس کا نام لیا۔۔ایسا لگا کسی نے میرے عزت پر بات کی ہو جیسے۔۔مگر میں خاموش رہا۔۔کیونکہ میں ایمان کی ذات پر انگلیاں نہیں اُٹھوا سکتا۔۔

پسند نہیں مجھے کہ وہ ایسے رکشہ اور بس میں سفر کرتی ہے۔۔دل کرتا ہے اُس کو گاڑی میں چھوڑ کر آؤ مگر وہ نہیں مانے گی۔۔۔

ڈائری بند کر کے۔۔منّہ پر تکیہ رکھ کر وہ چیخ چیخ کر روئ تھی۔۔۔

اُس کو وجود کانپ رہا تھا۔۔

اپنے ڈوپٹے سے آنسو صاف کر کے پھر اُس نے ڈائری کھولی تھی۔۔۔

آج پہلی بار ایمان کی آنکھوں میں آنسو دیکھے۔۔میں نہیں جانتا کہ کتنی محبت ہے۔۔بس اتنا ہے کہ اُس کو درد میں دیکھ کر میں بے چین ہو جاتا ہوں۔۔

جب وہ آنکھیں بند کر کے دُعا مانگتی ہے تو دل چاہتا ہے اُس کو دیکھتا ہی جاؤں۔۔اُس کا ڈوپٹے میں لپٹا وجود۔۔آنکھوں میں آنسو۔۔یا خُدا۔۔اُس کو میرا ساتھی بنا دیں۔۔اس دُنیا میں بھی اور اُس جہاں میں بھی۔۔۔آمین۔۔۔

اُس کی سادگی ہی اُس کا حُسن ہے۔۔باسل سے کہتا ہوں تو کہتا ہے کڑکیاں چالاک ہوتی ہیں۔۔اُس کو غصّہ آجاتا ہے۔۔۔

ایمان ڈائری بند کر کے بس دیوار کو گھور رہی تھی۔۔۔آنسو چادر سے صاف کرتے ہوئے اُس نے ڈائری کھولی تھی۔۔

کیسے بتاؤں اُس کو کہ وقت نہیں ہے میرے پاس۔۔کیوں نہیں سمجھتی۔۔کیوں اصرار کر رہی ہے۔۔پل پل اُس سے جدائی کا غم مجھے کھا رہا ہے۔۔۔اُس کے ساتھ زندگی جینے کی دُعا تو قبول نہیں ہوئی۔۔بس یہ دُعا قبول ہو کہ وہ خوش رہے۔۔اُس کو دُنیا کی ہر خوشی ملے۔۔۔

پاگل کہتی ہے مجھ سے نکاح کرو۔۔کیوں اُس پر بیوہ ہونے کا داغ لگاؤں۔۔ کیوں میں اُس کی زندگی کو برباد کروں۔۔کیوں ساری زندگی کے لیے اُس کا مزاق بناؤں۔۔۔میرا بھی دل چاہتا ہے کہ جو وقت ہے تمھارے قریب

سے قریب تر گزاروں۔۔مگر دو دن کے لیے میں تمھیں ساری زندگی نہیں رولا سکتا۔۔کیا کروں یار تم سے بے غرض بے ساکتہ محبت کی ہے ایمان۔۔۔

وہ زمین پر جھوک کر روئی تھی۔۔۔

رات بھر اُس کا وجود رویا تھا۔۔

ایمان طارق اپنا سب کچھ کھو کر روئی تھی۔۔

کب اُس کی آنکھ لگی اُس کو خبر نہ ہوئی تھی

میں خوش ہوں ایمان۔۔۔بس تم امی، کا خیال رکھو۔۔۔اُن کو خوش رکھو۔۔۔میرا سکون چاہتی ہو تو اپنا اور میری ماں کا خیال رکھو۔۔میری محبت تمھاری ساتھ ہے۔۔میں ہر لمحہ تمھارے ساتھ ہوں۔۔وہ ایمان کے خواب میں آیا تھا۔۔

سُفید قمیز شلوار میں وہ کتنا پُرنور لگ رہا تھا۔۔

ایمان کی آنکھ فجر میں کھولی تھی۔۔۔

اُس کے دل نے صدا لگائی تھی۔۔

کاش کچھ دیر اور رُک جاتے۔۔

پورا دِن ایمان اُسی خواب کو سوچ رہی تھی۔۔

وہ جب جب آنکھیں بند کرتی۔۔اُس کو بلال کا وجود سامنے دیکھتا تھا۔۔

ایمان کو دلی سکون محسوس ہورہا تھا۔۔

آنسو تھی مگر اطمینان تھا کہ وہ وہاں پُرسکون ہے۔۔۔

اتنے مزے کی یخنی بنائ ہے آپی مریم کچن میں ایمان سے ہمکلام ہوئ تھی۔۔۔

تم بھی پی لینا میں نماز پڑھ لوں پھر امی۔ کے پاس جاتی ہوں ایمان کمرے کا رُخ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

نماز پڑھ کر وہ سیدھی بھابھی کے کمرے کی جانب گئ تھی۔۔

صبا بھابھی کتنا شیطان ہوگیا ہے یہ ایمان ریّان کو گود میں لیتے ہوئے بولی۔۔۔

شیطان؟ اس سے بھی آگے کوئ لفظ ہو تو وہ بولو تم بھابھی بے زار ہوکہ بولیں۔۔۔

جب سے باسل بھائ آئے ہیں یہ اِنتہا کا شرارتی ہوگیا ہے۔۔بھائیوں میں سب سے بڑے ہیں مگر دل اُن کا بچوں جتنا ہے۔۔اُن کی شخصیت دل کو بھ جاتی ہے۔۔غصّے کے تیز ہیں مگر دل کے صاف ہیں بھابھی خُود کو تعریف سے رُوک نہ پائیں تھیں۔۔۔

وہ اگر اتنے ویل ہیں۔۔پڑھے لکھے ہیں۔۔کامیاب ہیں اور ہنڈسم بھی ہیں تو اب تک شادی کیوں؟ ایمان نے سہمے لہجے میں پوچھا۔۔

ارے عمر تو اُن کی بس تیس سال ہے۔۔ریّان کے بابا سے بس وہ ایک سال بڑے ہیں۔۔حلانکہ بلال سے سات سال بڑے مگر وہ نام لے کر پکارتا تھا دونوں کی بنتی بہت تھی۔۔۔بھابھی نم آنکھوں سے بولیں۔۔۔

اچھا ہے اُن کی شادی ہو تو گھر کا ماحول بدل جائے گا بھابھی ایمان اُمیدی بھرے انداز سے بولی۔۔۔

ہاں اور تو اور امی نے کل مجھے بتایا کہ اُنھوں نے تو لڑکی بھی ڈونڈھ لی ہے بھابھی حیرانی سے بولیں۔۔۔

واہ شُکر ہے امی کا دیھان بدلا۔۔بلال کو گئے دو مہینے ہوگئے مگر امی کا سُن کر خوشی ہوئی کہ اُن کا دیھان دوسری جانب ہوگیا ہے ایمان نے آہ بھر کر کہا تھا۔۔۔

وہ پھر سے گھبرا گئی تھی جیسے کسی کی نگاہ ہو اُس پہ۔۔۔

وہ کچن جاتے ہوئے بار بار مڑ کر دیکھ رہی تھی جیسے کوئی پیچھے ہو اُس کے۔۔۔

مریم تم آگئیں۔۔زرا میرے ساتھ یہ برتن اُپر تک لے جاؤ وہ کہتے کہتے مڑ کر بُری طرح چونکی تھی۔۔۔

اُس کے سامنے مریم نہیں۔۔ایک دلکش شخصیت کا لڑکا کھڑا تھا۔۔کالی پینٹ اور وائٹ شرٹ پہنے وہ ہاتھ باندھ کر ایمان کو گھور رہا تھا۔۔

ایمان حیران تھی۔۔اُس کی آنکھیں بلکول بلال جیسی تھیں۔۔وہی نکش مگر نظروں میں کچھ اور تھا۔۔۔

ایمان کے ہاتھ میں ٹرے مارے کپکاپاہٹ کے ہِل رہی تھی۔۔اُس کی ڈھرکنیں تیز ہو رہی تھی۔۔

اُس شخص کی آنکھوں میں نفرت تھی۔۔کڑواہٹ تھی۔۔

ایمان ہمت جوٹھا کر۔۔قدم بڑھا کر جاچکی تھی۔۔

دیر کردی بیٹا۔۔امی اُس کی مُنتظر تھیں۔۔

جی وہ یخنی گرم کر رہی تھی۔۔ایمان سرد لہجے میں بولی۔۔

کیا بات ہے ایمان ہاتھ کیوں ٹھنڈے ہورہے ہیں؟

امی نے پاس بیٹھی ایمان کا ہاتھ تھامتے ہی پوچھا تھا۔۔

کچھ نہیں امی آپ چلیں یہ یخنی پی لیں ورنہ مریم ساری چٹ کر جائے گی ایمان نے خُود کو نارمل کرتے ہوئے بولا۔۔

میں تم سے کچھ ماگنا چاہتی ہوں ایمان امی ایمان کا ہاتھ پکڑ کر آہستگی سے بولیں۔۔

جی امی آپ حکم کریں۔۔میں آپ کو نہ کیوں کہوں گی۔۔ایمان نے اپنا ڈر چھپا کر جوان دیا۔۔

ایمان تم میرے اُس بیٹے کی پسند ہو جو میرے سب سے قریب تھا۔۔وہ دُنیا کے لیے مر گیا ہوگا مگر میں آج بھی اُس کا لمس اپنے وجود میں محسوس کرتی ہوں۔۔آج بھی لگتا ہے کسی کونے سے ہنستا بھگتا میرے پاس آ کے مجھ سے لیپٹ جائے گا۔۔میں جب جب تمھیں دیکھتی ہوں مجھے بلال کا چمکتا چہرا نظر آتا ہے۔۔وہ تم سے بے حد محبت کرتا تھا ایمان۔۔امی،اُس سے گلا لگ گئ تھیں۔۔۔

وہ دونوں سِسک کر رو رہی تھیں۔۔۔

تمھیں دیکھ کے لگتا ہے میرا بیٹا واقعی زندہ ہے۔۔میں جانتی ہوں میں تم سے بہت بڑی قربانی مانگ رہی ہوں۔۔مگر تم بیٹی ہو میری۔۔میرا یقین ہے تم مجھے مایوس نہیں کروگی۔۔وہ گلے لگائے روتے ہوئے ایمان کو بول رہی تھیں۔۔۔

ایمان کا وجود کانپ رہا تھا۔۔

اُس کے ہاتھوں کی گرفت کمزور پڑ رہی تھی۔۔

اُس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

ایمان۔۔ہمیشہ کے لیے اِس گھر میں آجاؤ۔۔میری بیٹی ہو میرے پاس آجاؤ۔۔ میرے باسل کی دُلہن بن کر اِس گھر میں آجاؤ۔۔۔امی،نے ایمان کو ماتھے پہ بوسہ دیا تھا۔۔۔

ایمان ساکت بیٹھی تھی۔۔

لفظ ہلک میں دب گئے تھے۔۔۔

وہ بمشکل بول پائی تھی۔۔۔

مجھ سے میری زندگی مانگ لیں میں اُف تک نہیں کہوں گی۔۔مگر یہ نہ مانگیں میں۔۔۔میں زندہ درگور ہوجاؤ گی۔۔ایمان ہاتھ جوڑ کر اُن کے قدموں میں بیٹھ کر لرز کے بولی تھی۔۔

بیٹی۔۔۔بیٹی۔۔امی سر تھامے پیچھے کی جانب گر گئ تھیں۔۔۔

امی۔۔امی۔۔۔

بھابھی۔۔مریم۔۔ایمان سُرخ آنکھوں سمیت بھگتی ہوئ کمرے سے نکل کر چلائ تھی۔۔۔

کیا ہوا تھا کمرے میں ایمان؟ بھابھی ہسپتال میں ایمان کے پاس آکر بولیں جو بے سود زمین پر بیٹھی تھی۔۔۔

اُس کو حوش نہیں تھا۔۔بار بار بلال سامنے آرہا تھا۔۔۔

پتہ نہیں امی۔۔مجھ سے بات۔۔اچانک بس۔۔اُس کے آنسو اُس کے لفظوں کو روک رہے تھے۔۔

میں زرا نماز۔۔وہ بمشکل یہ بول کے اٹھی تھی۔۔۔

بکھرا وجود لیے۔۔آنکھوں میں آنسو اور ہزاروں سوال لیے۔۔ڈوپٹہ زمین پر کھنچے وہ بےسود آگے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔اس بات سے بےخبر کے باسل اُس کا پیچھا کر رہا تھا۔۔۔

وہ نماز روم تک پہنچی ہی تھی کہ۔۔۔

کیا چاہتی ہو تم۔۔؟ مقصد کیا ہے آخر تمھارا۔۔؟ وہ چیخ کر ایمان کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

وہ شخص غصّے سے کانپ رہا تھا۔۔

کیوں ہماری خوشیوں کی دو شمن بن گئی ہو۔۔؟ وہ ایک بار پھر چلایا تھا۔۔۔

میں۔۔؟ ایمان بھری آنکھوں سے حیران کھڑی بس اُس شخص کو دیکھ رہی تھی جس کی نظروں میں ایمان طارق کے لیے بےتحاشا حقارت تھی۔۔۔

وہ ایک ہی سمت اُس کو دیکھ رہی تھی جو حالات کا زمہ دار ایمان کو سمجھ رہا تھا۔۔

پہلے تم نے میرے بھائی کو ہم سے دور کردیا اور اب میری ماں۔۔کیا بگاڑا ہے ہم نے تمھارا۔۔۔ہاں؟؟؟ کیوں برباد کر ہی ہو ہمیں۔۔؟ یاد رکھنا اگر میری ماں کو کچھ ہوا تو میں تمھیں بھی برباد کردونگا۔۔وہ بول کہ جا چکا تھا۔۔

مگر ایمان۔۔وہ وہیں کھڑی بےساکتہ رو رہی تھی۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے اُس کے وجود پہ کانٹے برسا دی ئے ہوں۔۔

وہ جائے نماز پر بیٹھ گئ تھی۔۔

میرا امتحان کب تک لیں گے آپ؟ وہ بُری طرح ٹوٹ گئ تھی۔۔۔

اُس نے سب کچھ کھویا بھی تھا۔۔

اُس کی زات پر اُنگلیاں بھی اُٹھی تھیں۔۔

ترس ہی کھا لیں مجھ پر۔۔میرا تو وجود چھلّی ہوگیا ہے۔۔مجھ سے میری کائنات چھین لی آپ نے میں ے صبر کیا۔۔مگر یہ۔۔یہ نہیں ہوگا مجھ سے۔۔اُسی گھر میں۔۔اُسی گھر والوں کے ساتھ میرا مان میری عزت بلال نے کروائ تھی۔۔ مجھے اپنے سر کا تاج بنا کر سب کے سامنے سجایا تھا۔۔میں اب اُس ہی کے بھائ۔۔؟

نہیں خُدایا۔۔میری زندگی بددُعا بن جائے گی۔۔

اللّٰہ پلیز۔۔نہیں۔۔یہ مت کریں۔۔وہ باآواز سجدہ ریز ہوکہ روئ تھی۔۔۔

آپی۔۔؟ مریم کی آواز نے اُس کو چونکایا تھا۔۔

آپی امی کو ہوش آگیا ہے اور بار بار وہ بس آپ کا نام پکار رہی ہیں۔۔مریم نم آنکھوں سے بولی۔۔۔

نماز روم سے آئی سی یوں کا سفر طویل تھا۔۔

سر پر ڈوپٹہ اور آنکھوں میں آنسو لیے۔۔

وہ تیز قدم بڑھا رہی تھی۔۔۔اُس کے اندر ایک ہی شخص گونج رہا تھا۔۔

میری ماں کا خیال رکھنا۔۔۔۔۔

ایمان۔۔جاؤ اپنی ماں کو واپس لے آؤ۔۔

اُس کو لے آو۔۔میں ایک اور جنازہ نہیں اُٹھا سکتا بیٹا۔۔ابّو ابدیدہ ہوکہ بولے۔۔

اندر جاتے ہوئے اُس کی نظر باسل پر پڑی۔۔

جو نفرت کی نگاہیں اُس پر جمائے کھڑا ہوا تھا

امی۔۔امی۔۔وہ بے سختہ سر امی کے ہاتھ پر رکھ کر روئی تھی۔۔۔

میں نہیں برداشت کرسکتی اب۔۔وہ درد سے بولی۔۔۔

امی اُس کی جانب خاموشی سے دیکھ رہی تھیں

بنا کچھ بھی کہے بس آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

اپنی وجود کو صبر اور ہمت کی چادر میں لپیٹ کر۔۔

گہری سانس لے کر ایمان طارق نے اپنی ہار کا اعتراف کیا تھا۔۔

آپ جیسا کہیں گی ویسا ہی ہوگا امی۔ وہ بول کے سر جھکا کر بیٹھ گئ تھی۔۔۔

جواباِ امی۔ نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

گھر لوٹ کر وہ بکھری ہوئ لگ رہی تھی۔۔۔

دو نوالے کھانا کھا کر وہ کمرے کی جانب جا چکی تھی۔۔۔

دماغ سُن تھا۔۔۔

وہ بستر پر لیٹ گئ تھی۔۔۔

رات بھر اُس نے چھت کو ایک ہی سمنت دیکھا تھا۔۔۔

کیا بات ہے ماما خوش لگ رہی ہیں۔۔؟ ایمان صبح کی چائے پیتے ہوئے بولی۔۔

ہاں کل ایشعال آرہی ہے ایک مہینے کے لیے ماما گرم جوشی سے بولیں۔۔۔

اچھا ہے آجائے۔۔ایمان چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا آپ کباب بنا لیں میں کمرے میں جارہی ہوں۔۔کچھ کام ہو تو آواز دے دیجیۓ گا۔۔ایمان جاتے ہوئے بولی۔۔۔

امی۔ کو کہہ تو دیا ہے مگر آگے کیا ہوگا۔۔۔وہ واپس گھر آجائیں تو میں اُن سے بات کرونگی وہ دل میں اُمید لگا کر بولی۔۔۔

کون ہے بھئ اِس وقت ماما دروازہ کھولتے چڑ کر بولیں۔۔۔

ماما ایشعال گرم جوشی سے گلے ملی تھی۔۔۔

ارے تم لوگ تو کل صبح آنے والے تھے۔۔اِس وقت کیسے۔۔۔؟ ماما اب تک کنفیوز تھیں۔۔

آپ دونوں کو سرپرائز دینا تھا اِن کا پلان تھا

ایشعال احمد کی جانب اِشارہ کرتے ہوئے بولی

کیسی ہے میری ایمان؟ ایشعال کی انکھیں بھر آئ تھیں۔۔۔

ٹھیک ہوں اچھا ہوا احمد بھائ بھی آگئے۔۔بہت اچھا لگ رہا ہے مجھے ایمان احمد کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر یہ تمھیں کیا ہوا ہے۔۔؟ اتنی کمزور اور رنگ بھی گر گیا ہے۔۔۔مجھے اتنا یاد کیا تم نے۔۔؟ احمد قہقہہ لگا کر بولا۔۔۔

ایسے آئے ہو تو اب کھانے میں دال چاول اور شامی کباب ہی ملینگے۔۔ماما کچن میں جاتے ہوئے بولیں۔۔۔

میں تو چلیں جیسی بھی ہوگئ یہ آپ کی بیگم کو کیا ہوا ہے بھینس بن گئ ہے ایمان مُسکرا کے بولی۔۔

سوچو کتنا اچھا ہوں جانور نُما بیوی پال رہا ہوں دونوں نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

اِس بکواس سے بہتر ہے میں ماما کی مدد کر لوں ایشعال کرسی سے اُٹھتے ہوئے

بولی۔۔۔

اچھا ہوا تم بھی آگئے احمد۔۔ایمان بھی خوش ہے تمھارے آنے سے۔۔ماما کھانے کی ٹیبل پر بولیں۔۔

جی خالہ آنا تو تھا اور میرا بچپن کا دوست بھی آیا ہوا ہے تو اُس سے بھی ملنا تھا احمد خوش دلی سے بولا۔۔۔

رات کھانے کے بعد ایشعال چھت پر آئی تھی۔۔۔

احمد کے سامنے میں نے بولا نہیں مگر اپنی حالت دیکھی ہے تم نے۔۔؟ تم سے مقابلہ ہوتا تھا میرا کے کون گورا ہے یاد ہے؟؟ اور آج۔۔ کتنی کمزور۔۔ کتنی بکھری ہوئی ہوگئی ہو۔۔ایشعال کی آنکھیں نم تھیں۔۔

تمھاری بہن ٹوٹ گئی ہے ایشعال۔۔میرا زخم ناسور بن کر مجھے ختم کر رہا ہے۔۔وہ کڑکی اپنی بہن سے لیپٹ کر روئی تھی۔۔۔

میں کیسے اُس گھر میں رہ سکتی ہوں۔۔؟ میں کہاں سے لاؤ وہ دل جو بلال کی جگہ کسی اور مرد کا سوچ سکے؟ایمان کی آواز میں گلا تھا۔۔

ہاں جانتی ہوں اور میں کبھی تمھارے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دونگی تم فکر نہیں کرو میں آگئی ہوں نہ ایشعال نے ایمان کو بوسہ دیتے ئوئے کہا۔۔۔

کیسی ہیں بھابھی؟ ایمان نے بھابھی کو فون ملایا تھا۔۔

شُکر ہے سب ٹھیک ہیں امی، تو پہلے جیسی ہوگئ ہیں۔۔وہ خوشی سے بولیں۔۔

اچھا۔۔میرا سلام بول دیجئے گا۔۔رکھتی ہوں بھابھی اُس کو امی، کا دیا وعدہ یاد آیا تھا۔۔

وجود ایک بار پھر کانپا تھا۔۔۔

اُس لڑکی کو اب تنہائ سے ڈر نہیں لگتا تھا۔۔

وہ موقع تلاش کرتی تھی کہ کب اُس کی زات اکیلی ہو۔۔۔جہاں اُسے کوئ ڈھونک یہ ڈرامہ نہ کرنا پڑے۔۔۔جہاں وہ صرف بلال کی ایمان بن کر سوچے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کتنا آسان ہوتا ہے کہہ دینا کہ بھول جاؤ۔۔

جانے والا چلا گیا۔۔کیوں دُنیا وقت نہیں دیتی۔۔

کیوں وہ سب پہلے جیسا چاہتی ہے۔۔؟

دُنیا کو کس طرح سمجھائیں کہ وہ محز ایک شخص نہیں ہوتا۔۔

اُس نے میری پہنچان کروائ۔۔اب کیسے بھول جاؤں۔۔؟ وہ مستقل بالکونی میں بیٹھی باہر کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

آنسو اُس کے درد کی عکاسی کر رہے تھے۔۔۔

ہزار سوال۔۔۔ہزار کاش۔۔۔

جواب بس بلال۔۔۔اُس کا خواب۔۔اُس کا پیغام۔۔

کیسی رہی شاپنگ؟ ایمان نے سب کے آتے ہی پوچھا تھا۔۔

اچھی تھی۔۔میں اور ماما ہی لگے رہے۔۔احمد کے تو فرانڈز مل گئے تھے تو اِن کو پھر کسی کا حوش نہیں رہتا۔۔ایشعال غصّے سے بولی۔۔

ہاں تو اتنے عرصے بود ملا ہے۔۔احمد پانی پیتے ہوئے بڑبڑایا۔۔

جو بھی ہو تھا بہت تمیزدار اور اچھا۔۔اتنی عزت سے ملا۔۔ماما اپنئیت سے بولیں۔۔

جی خالہ باہر سے آنے کے بعد یہاں بھی کچھ ہی مہینوں میں کامیاب بزنس مین ابن گیا ہے۔۔احمد نے وضاحت کرتے ہوئے بولا۔۔

کل ہم سب کو انوائٹ کیا ہے ڈنر پر۔۔احمد مزید بولا۔۔

آپ دونوں جائیں مزے کریں ایمان اُٹھتے ہوئے بولی۔۔

جی نہیں آپ جارہی ہیں۔۔یہ تع مجھے لفٹ نہیں کراتے دوست کے سامنے تمھیں جانا ہی ہے ایشعال ضد کرتے ہوئے بولی۔۔

کتنی پیارے لگ رہی ہو ایشعال ایمان نے دل سے تعریف کی تھی۔۔

پھر بھی تم سے کم۔۔میں دس کلو کا میک اپ کر کے پیاری لگتی ہوں۔۔مگر تم۔۔تم کچھ نہ کر کے بھی حسین لگتی ہو وہ اپنئیت سے بولی۔۔۔

وہ سادہ مگر بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔

نیلے رنگ کا جوڑا پہنے۔۔ہلکی سی چوٹی باندھے۔۔۔ایک کاندھے پہ شال اُڑھے۔۔

گلابی رنگ کی لیپ سٹک لگائے وہ کھوئی کھوئی مگر پُرنور لگ رہی تھی۔۔۔

واہ واہ۔۔تمار ہوتی نہیں مگر ہوجاؤ تو غضب کردیتی ہو احمد ایمان کے آنے پر بولا تھا۔۔۔

میں خوش ہوں آج بہت تمھیں ایسے دیکھ کر۔۔

جاؤ میرے بچی۔۔خُدا تمھیں بہت خوشیاں دیں ماما ایمان کو دیکھ کے خوشی سے نم انکھوں سمیت بولیں تھیں۔۔۔

ریسٹورنٹ پہنچ کر تینوں اندر کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

کہاں ہے یار تو احمد نے اندر جاتے ساتھ فون ملایا تھا۔۔۔

چلو اُپر بیٹھا ہوا ہے فون رکھتے ہی اُس نے ایشعال کو اشارہ کیا تھا۔۔

ایمان وہیں روک گئ تھی۔۔

اُس کو اپنی انکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔

وہ وہیں ساکت کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔

سامنے اور کوئی نہیں۔۔باسل تھا۔۔۔

بو گرم جوشی سے احمد اور ایشعال سے مل رہا تھا۔۔۔

اُس کی نگاہیں مستقل ایمان پر تھیں۔۔۔

مگر ایمان۔۔وہ بے جان کھڑی بس دیکھ رہی تھی

ارے ایمان۔۔ادھر آؤ۔۔یہ میری ون اینڈ اونلی سالی ایمان ہے۔۔میری دوست بھی ہے۔۔خالہ کی بیٹی بھی۔۔احمد نے ایمان کا ہاتھ پکڑ کر سامنے لا کر تعارف کرایا تھا۔۔۔

جوابِ باسل صرف مُسکرایا تھا۔۔

آپ نے اتنا اہتمام کیا۔۔بہت شکرایا۔۔ایشعال شکرانہ انداز میں بولی۔۔

نہیں آپ تو فیملی ہیں بھابھی۔۔اس سب سے پیار بڑھتا ہے۔۔وہ نگاہیں ایمان پر جمائے ایشعال سے ہمکلام تھا۔۔۔

وہ لڑکی کچھ نہ بول پائی تھی۔۔۔

وہ بس نظریں جھکائے اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایشعال میں زرا واش روم سے آتی ہوں ایمان کہہ کر جا چکی تھی۔۔

شیشے کے سامنے کھڑے ہوکہ وہ خود کو دیکھ رہی تھی۔۔

آنسو جو نجانے کب سے روکے ہوئے تھے اب بہہ رہے تھے۔۔

گہری سانس لے کر وہ واپس آئ تھی۔۔

اپ سب کے آنے کا بےحد شُکریہ باسل گلے ملتے ہوئے بولا۔۔

آپ بھی گھر آئیۓ گا بھائ ایشعال خوش دلی سے بولی۔۔

جی کیوں نہیں۔۔ضرور آؤں گا۔۔ایک بار پھر اُس نے ایمان کو اپنے انکھوں کے حصار میں لے کر جواب دیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر واپسی کے راستے میں ایشعال مُسلسل باسل کی تعریفیں کر رہی تھی۔۔

احمد گاڑی ہسپتال کی جانب لیں ایشعال پیچھے ایمان کو بے حوش دیکھ کر چلائ تھی۔۔

پریشانی کی بات نہیں اِن کا نروس بریک ڈاؤن ہوگیا تھا۔۔کوشش کریں کہ یہ خوش رہیں۔۔ایسی ہی رہا تو آگے مسئلہ ہوسکتا ہے۔۔ڈاکٹر کہہ کے جاچکا تھا۔۔

شُکر ہے تم آگئے تھے ورنہ مجھے تو اب راستے یاد بھی نہیں رہے۔۔احمد نے ساتھ کھڑے باسل کو مخاتب کیا تھا۔۔

وہ جو خاموش کھڑا تھا۔۔

بس وارڈ میں پڑی بے سود ایمان کو ایک ہی سمت دیکھ رہا تھا۔۔

وہ خود بھی پریشان ہوا تھا۔۔۔

اُس کی نظروں میں آج نفرت نہیں۔۔ہمدردی تھی

وہ ایشعال کی سسکی پر چونکا تھا۔۔

بھابھی وہ احمد آپ کی ماما کو لینے نکلا ہے۔۔

آپ پلیز ایسے مت روئیں ایمان آپ ٹھیک ہیں۔۔وہ ایشعال کو سمجھانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔۔

میری بہن ایسی نہیں تھی باسل۔۔ایمان کو دیکھ کر جینے کا دل کرتا تھا۔۔زندگی سے بھر پور تھی میری بہن مگر۔۔ایشعال روتے ہوئے بولی

مگر۔۔۔؟ باسل اُس کے قدموں میں بیٹھا تھا جیسے وہ یہی تو جاننا چاہتا تھا۔۔۔

ایمان نے ایک شخص سے سچی محبت کی تھی۔۔پروردگار کو اُس کی ادا اتنی پسند آئی کہ انہوں نے اُس شخص کو اپنے پاس بولا لیا۔۔قسمت نے میری بہن کو ایسا غم دے دیا جو اُس کو کھا رہا ہے باسل۔۔

بلال کے ہاں جاتی ہے تو برف کی چٹان بن کر۔۔

مضبوط بن کر۔۔تاکہ اُس کے گھر والے خوش رہیں۔۔مگر میری بہن۔۔ایشعال چیخ کر روئ تھی۔۔۔

مگر باسل۔۔۔

وہ کچھ نہ بول پایا تھا۔۔

دلاسے کے چند بول بھی نہیں۔۔۔

بس خاموشی سے جا چکا تھا۔۔۔

چلو یہ سیب کھاؤ ماما سیب کاٹھتے ہوئے بولیں

مجھے گھر جانا ہے گھر چلیں ایمان چڑ کر بولی۔۔۔

شُکر کرو احمد اور باسل صیح وقت پر تمھیں لے آئے تھے۔۔۔ایشعال کی بات سُن کر ایمان چونکی تھی۔۔

مجھِر گھر جانا ہے آپ لوگ کیوں نہیں سمجھ رہے میرا دم گھوٹ رہا ہے یہاں ایمان چلائ تھی

وہ باسل کو دیکھ کر خاموش ہوئ تھی۔۔

مگر آنسو صاف کرنا بھول گئ تھی۔۔۔

آو بیٹا۔۔ماما نے حیران کھڑے باسل کو اندر بولایا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پریشان لگ رہا تھا۔

جی بس میں ایک کام کے سلسلے میں آیا تھا یہیں تو سوچا پوچھتا ہوا جاؤں اُس نے ایمان کو دیکھتے ہوئے جھوٹ بولنے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔۔

باسل کی نگاہوں میں افسوس تھا۔۔

شرمندگی تھی۔۔ہمدردی تھی۔۔

احمد کو ابھی میں نے بیھجا گھر آرام کے لیے مگر اگر آپ لوگوں کو جانا ہے تو میں ڈراپ کر دیتا ہوں باسل نے ایمان کی ضد سُن لی تھی۔۔

ایمان کے لیے راستہ بے حد طویل تھا۔۔

جب کہ باسل۔۔اُس کی نگاہیں ایمان کے آگے جھک گئ تھیں۔۔

بار بار وہ پیچھے بیٹھے ایمان کو دیکھ رہا تھا

جو گہری سوچ میں گم تھی۔۔

اِس بات سے انجان کے وہ ایک شخص کی نظروں کے حصار میں تھی۔۔۔

ک ک کیا۔۔؟؟؟ ایشعال بُری طرح چانکی تھی۔

ہاں۔۔باسل بلال کا بڑا بھائی ہے۔۔اور امی اسی سے ہی۔۔وہ کہتے کہتے روک گئ تھی۔۔۔

میرے خُدایا ایشعال سر پکڑ کر بیٹھی تھی۔۔۔

لیکن ایمان۔۔تم اللّلا کے زیادہ قریب ہو۔۔جانتی ہوں مشکل ہے مگر وہ زات بہتر کرتی ہے۔۔

کچھ فیصلے اور باتیں وقت پر اور خُدا کی زات پر چھوڑ دینا چاہیے ایمان ایشعال اپنئیت سے بولی

میں تمھیں سمجھا سکتی ہوں فورس کبھی نہیں کرونگی۔۔ایمان باسل اچھا لڑکا ہے۔۔ہاں تمھارے لیے آسان نہیں ہوگا مگر تم سوچ کو۔۔وہ مزید بول کے باہر جانے کے لیے اُٹھی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سنو۔۔تم ماما کو یہ سب بتا دو ایمان نے دبے لفظوں میں ہامی بھری تھی۔۔۔

بڑی بہن آئ تو چھوٹی بہن کو بھول گئ آپ مریم نے فون کرتے ہی گلا کیا تھا۔۔

نہیں تم تو جان ہو۔۔بس کچھ طبعیت ٹھیک نہیں تو اِس وجہ سے۔۔ایمان دھیمے سے بولی۔۔۔

ہاں تو اب آہ ٹھیک ہو جائیں گی کل ہم سب پکنک پر جارہے ہیں۔۔مریم خوشی سے چلائی۔۔

تم لوگ جاؤ مزے کرو میں پھر کسی دن چلی جاؤں گی ایمان بے دلی سے

بولی۔۔

میں فون رکھ رہی ہوں امی۔ نے آج آپ کی ماما کو فون کر کے بتا دیا ہے۔۔
کل ملتے ہیں وہ ہنس کے فون رکھ چکی تھی۔۔

کل تیار ہوجانا بڑی زبردست قسم کی پکنک رکھی ہے باسل نے۔۔احمد آتی ہوئ ایمان کو بولا تھا۔۔۔

ایمان تم جاؤ گی۔۔؟ میں تو کہتی ہوں چلو چینج ملے گا ایشعال آہستگی سے بولی۔۔

کیوں نہیں جائے گی۔۔عجیب بات کرتی ہو بیگم احمد سنجیدہ ہوکہ بولا۔۔

وہ بنا کچھ کہے چھت پر جا چکی تھی۔۔

یا پروردگار۔۔میرا وجود تھک گیا ہے۔۔

میں آپ پر یقین رکھتی ہوں۔۔بس میرا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر میرے ساتھ رہیں۔۔مجھے کچھ نہیں بس آپ کی قربت چاہۓ۔۔اسمان کی جانب دیکھ کر اُس نے صدا لگائ تھی۔۔۔

مغرب کی نماز پڑھ کر وہ وہیں جائے نماز پر بیٹھی تھی۔۔

یہ کیسا اتفاق ہے۔۔دُنیا کبھی کبھی کتنی چھوٹی ہوجاتی ہے۔۔میری اتنی مجال نہیں

کہ آپ کے آگے کچھ کہہ سکوں خُدایا مگر۔۔۔

وہ شخص آج بھی روح میں گردش کر رہا ہے کہ اُس کو گئے مہینے ہوگئے۔۔وہ آج بھی مجھ میں زندہ ہے۔۔ایمان نم آنکھوں سے تارے بھرے آسمان کو دیکھ رہی تھی۔۔

دیکھو بلال۔۔سب کی خوشی میں ایمان نے خُود کو مار دیا۔۔میں جیتی جی مر گئ۔۔۔میں مر گئ کیونکہ میں نے دوسرے شخص کو اپنا مقدر مان لیا ہے۔۔اور میرے امتحان کی نئویت تو دیکھو۔۔میری بدنصیبی تو دیکھو۔۔

وہ اور کوئ نہیں۔۔تمھارا بھائ ہے۔۔۔

دُنیا کہتی ہے تم دور چلے گئے ہو۔۔کیا کبھی کسی نے میرے اندر جھانکا ہے۔؟

وہ خُود سے ہمکلام ہوئ تھی۔۔۔

تم ایک میٹھی یاد بن کر ہمیشہ میرے دل میں رہو گے بلال۔۔تمھارا گھر آج بھی میرے وجود میں ہے۔۔بس خالی ہوگیا ہے۔۔وہ سجدہ ریز ہوئ تھی۔۔۔

وہ محبت کے اُس مقام پر تھی جہاں کسی اور کے بارے میں سوچنا اُس کو گناہ لگتا تھا۔۔

اُس کی محبت کی انتہا یہ تھی کہ وہ تہجّد کے وقت خُدا سے اُس کے موضوع پر باتیں کیا کرتی تھی۔۔

دُنیا سے انجان وہ گھنٹوں لگی رہتی تھی۔۔۔

اُس کو اچھا لگتا تھا خُدا سے اپنی محبت کا تزکارہ کرنا۔۔

کیوں کے اُس کو یقین تھا کہ وہی زات ہے جو اُس کے دل کو، اُس کو سمجھ سکتی ہے۔۔۔

صبح نماز پڑھ کر وہ چھت سے اُتری تھی۔۔

چلو میڈم سات بجے ہمیں باسل کے ہاں پہنچنا ہے احمد نے ایمان کو دیکھ کر کہا۔۔

تیار ہوجاؤ ایمان۔۔اتنی دیر کیا کیا مانگتی رہتی ہو۔۔؟ ماما ایمان کو پیار کرتے ہوئے بولیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبر ایمان خاموشی سے واش روم کی جانب بڑھ گئ تھی۔۔

کالی شرٹ اور جینز کی پینٹ میں وہ بے حد دلکش لگ رہی تھی۔۔۔

جیسے باربی ہو کوئ۔۔

دورانِ سفر ایمان کو صرف ایک بات پریشان کر رہی تھی۔۔۔

باسل کی موجودگی۔۔۔

مگر وہ انجان تھی اِس بات سے کہ جس شخص کی نگاہوں میں نفرت تھی۔۔

اب کچھ اور تھا۔۔

دیر کردی یار باسل نے آتے ہی احمد سے کہا تھا۔۔

چلو سب بس میں بیٹھ گئے ہیں۔۔باسل نے گاڑی کی جانب دیکھا تھا۔۔

اُس کی نگاہیں تلاش کر رہی تھی ایمان کو۔۔

میں زرا یہ سامان رکھ کر آتا ہوں احمد ایشعال اور ماما کے ہمراہ بس کی جانب گیا تھا۔۔۔

یا خُدا۔۔میں آپ کا ساتھ چاہتی ہوں۔۔میں اب آپ کے فیصلے پر چلونگی۔۔
آنکھوں بند کئے وہ دُعا مانگ رہے تھی جب گاڑی کا دروازہ کھولا تھا

کتنی حسِین لگی تھی وہ باسل کو۔۔

انکھیں بند کئے۔۔لبوں سے کچھ التجا کرتے ہوئے۔۔

چلیں۔۔؟ باسل نے مُسکرا کر اُس کو گاڑی سے نکلنے کا راستہ دیا تھا۔۔۔

ایمان مریم کے ساتھ پیچھے جاکر بیٹھ گئی تھی

آپی ہم بہت انجوائے کریں گے۔۔مریم گرم جوشی سے بولی۔۔۔

آپی۔۔؟؟ مریم نے ایمان کو جھنجوڑا۔۔

ہو ہاں۔۔کیا۔۔؟ وہ گہری سوچ سے نکل کر بولی

میں نے کہا ہم بہت مزے کریں گے۔۔وہ زور سے چلائی۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔وہ دھیمے سے بولی۔۔

آپ کو امی، آگے بولا رہی ہیں باسل نے ایمان کو مخاطب ہوکہ بولا۔۔۔

وہ خاموشی سے اُٹھی ہی تھی جب بس کا بریک لگا تھا۔۔۔

بےساکتہ باسل نے اُس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔

فکر نہیں کریں۔۔گرنے نہیں دونگا وہ مُسکرا کر بولا تھا۔۔

ایمان نظریں جھکائے آگے کی سمت بڑھ چکی تھی۔۔

واہ کیا جگہ ہے ٹو گوڈ بھیا مریم اُترتے ہی بولی۔۔۔

میں اور ایشعال ریّان اور مریم کو پانی کے پاس لے کر جارہے ہیں بھابھی خوشی سے چلاّئیں۔۔

سب مرد حضرات فٹ بال کھیل رہے تھے۔۔

مریم ریّان کے ساتھ لہروں میں کھیل رہی تھی۔۔

اور ایمان۔۔۔

وہ اکیلی بیٹھی لہروں کو دیکھ رہی تھی۔۔

اُس کو بلال نظر آرہا تھا۔۔

جو ٹوٹ کر انہی لہروں میں گر کر رویا تھا۔۔

انہی لہروں میں اُس نے ایمان کو کھونے کا ڈر ظاہر کیا تھا۔۔یہی اُس نے محبت کا یقین دلایا تھا۔۔۔

انہی لہروں میں ایمان نے اُس کو تھاما تھا

وہ بے سود رو رہی تھی۔۔

پانی میں ہاتھ ہلاتے۔۔اُس کا دل رو رہا تھا۔۔

تم خوش ہونا۔۔؟ ایمان آسمان کی جانب دیکھ کر بلال سے ہمکلام ہوکہ بولی۔۔

دیکھو بلال۔۔دونوں گھرانے ایک ہوگئے ہیں۔۔آج تم خوش ہوگے نہ۔۔؟ اُس کے آنسو چمکتی دھوپ میں چہرے کو مزید نکھار رہا تھا۔۔۔

اور آپ۔۔؟ باسل کو اپنے پاس دیکھ کر وہ چونکی تھی۔۔۔

نجانے کیوں۔۔وہ باسل کو دیکھ کر سہم جاتی تھی۔۔۔

اپنے پاس باسل کو دیکھ کر اُس کا دم نکل گیا تھا۔۔۔

سُنو۔۔، باسل نے تیزی سے جاتی ایمان کو روکا تھا۔۔۔

باسل کے بڑھتے قدم ایمان کی سانسوں کی رفتار کو بڑھا رہے تھے۔۔

ائے ایم سوری وہ ایمان کے قریب ہوکہ یہ کہہ کر اُس کے جانب حسرت کی

نگاہ ڈال کر جا چکا تھا۔۔۔

جب کہ ایمان حیران تھی۔۔حیران کھڑی اُس کو جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

دوپہر کا وقت ہوگیا تھا۔۔

بڑے سے دسترخوان پر بہت قسم کے کھانے سجائے ہوئے تھے۔۔۔

ابّو آپ نیچے نہیں بیٹھیں آپ کو تکلیف ہوگی پیر میں ایمان حیرانگی سے بولی۔۔۔

نہیں بیٹا۔۔سب کے ساتھ کھانے میں برکت ہوتی ہے۔۔وہ مسکرا کے بولے۔۔۔

وہ جو گھرانہ میز پر کھانا کھاتا تھا

آج سب کے ساتھ مل کر کھانا کھا رہے تھے۔۔

سب ساتھ بیٹھے ایک دوسرے سے باتوں میں مشغل تھے۔۔۔

یہ احمد اور باسل کہاں ہیں۔۔؟ امی تفشیش سے بولیں۔۔۔

انٹی آپ پریشان نہ ہوں۔۔باسل کو کھیلتے ہوئے زرا چوٹ لگ گئ تھی میں نے پٹّی کردی ہے وہ کمرے میں ہے احمد نے بیٹھتے ہوئے امی کو اطمینان دلایا۔۔

ایمان برتن کچن لے کر گئ تھی۔۔۔

کھانا بہت لزیز تھا رحیم بابا ایمان مسکرا کر بولی۔۔

ارے بابا یہ خون کیسا۔۔؟ آپ کو چوٹ لگی ہے کیا۔۔؟ ایمان فرش کو دیکھ کر گھبرائی تھی۔۔

نہیں بیٹی۔۔وہ باسل بابا آئے تھے چائے کا بولنے تو میں نے چائے کا پانی رکھ دیا مگر یہ صاف کرنا بھول گیا بابا برتن دھوتے ہوئے بولے۔۔

آپ دھو لیں برتن میں چائے بنا لیتی ہوں ایمان چولہے کی جانب بڑھی۔۔

نہیں نہیں میں کر کرلونگا آپ جائیں بابا برتن چھوڑ کر بولے۔۔

آپ فکر نہیں کریں۔۔آپ اپنے باسل بابا کو نہیں بتائیگا وہ پانی میں دودھ ڈالتے ہوئے بولی۔۔

آپی چلیں نہ باہر مریم ایمان کا ہاتھ تھام کر بولی۔۔۔

ہاں ہاں تم چلو میں بس ابھی آئی ایمان چائے کپ میں ڈالتے ہوئے بولی۔۔۔

واہ بابا آج تو چائے بہت پرفیکٹ بنائی ہے باسل چائے کا گھونٹ لیتے ہی بولا۔۔

جی بس ایمان بیٹی۔۔بابا کی بس اتنے بولنے پر باسل چونکا تھا۔۔

کیا۔۔؟ بابا کیا کہا۔۔؟ کیا یہ چائے ایمان؟ وہ حیرات سے مسکرایا تھا۔۔

جی بابا میں برتن دھو رہا تھا تو ایمان بیٹی نے بنا دی۔۔بابا شرمندہ ہوکر

بولے۔۔

کچھ تو تھا اُس لڑکی میں۔۔

جس نے باسل جیسے شخصیت کو بدل دیا تھا

شائد اُس کا صبر۔۔اُس کا ظرف ہی باسل کو پسند آیا تھا۔۔۔

شام سب تھکے گھر لوٹے تھے۔۔

چلو یار پھر کسی دن میں تمھارے آفس آؤں گا احمد باسل سے گلے لگ کر بولا۔۔

ہم سب اتوار کو آپ کے گھر آئیں گے امی الوداع کہتے ہوئے ماما سے بولیں۔۔

جی ضرور آئیں۔۔بہت خوشی ہو گی۔۔باسل بیٹا آپ بھی آنا۔۔ماما باسل کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولیں۔۔

جی اسی کے لیے تو آئیں گے ہم۔۔آپ کو آپ کا بیٹا بنانا ہے ہمیں امی مسکرا کر بولیں۔۔۔

یہ ایمان کہاں رہ گئ ایشعال نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔

بھابھی وہ ریّان کو لیٹانے گئ تھیں میں دیکھتا ہوں جاکر باسل نے گھر کی جانب رُخ کیا تھا

ریّان کو بیڈ پر لیٹا کر وہ ڈوپٹہ سمیٹ رہی تھی جب باسل اندر آیا تھا۔۔

وہ پھر گھبرائی تھی۔۔

باہر گاڑی میں سب انتظار کر رہے ہیں باسل ایمان کو راستہ دیتے ہوئے بولا۔۔۔

ایمان۔۔باسل کی پکار نے ایمان کے قدم روک دی ئے تھے۔۔

چائے بہت اچھی تھی۔۔وہ مسکرا کر نکل گیا تھا۔۔۔

اتوار کے دن ایمان کا دل دہل رہا تھا۔۔

سب تیار کردیا ہے ماما۔۔میں زرا تیار ہوجاؤں ایشعال کچن سے نکل کر کمرے کی جانب گئ تھی۔۔۔

یہ آپ کیوں اِس قدر خوش ہورہے ہیں۔۔؟ ایشعال کمرے میں احمد کو دیکھ کر بولی۔۔

میں بہت خوش ہوں۔۔اتنا اچھا رشتہ آرہا ہے آج۔۔ایمان کے لیے باسل سے اچھا رشتہ ہو ہی نہیں سکتا احمد اُس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔۔

دیکھتے ہیں ماما بابا کیا فیصلہ کرتے ہیں۔۔ورنہ واقعی رشتہ ہے تو اچھا۔۔ایشعال بال بناتے ہوئے بولی۔۔۔

جلدی اُٹھو کب سے جائے نماز پر بیٹھی ہو۔۔یہ لو تیار ہوجاؤ ایشعال جوڑا رکھتے

ہوئے بولی۔۔

آپ میری زندگی میں بلال کو لائے۔۔

آپ ہی نے اُس کی محبت کو میرے وجود میں ڈالا

آپ نے اُس کو اپنے پاس بولا لیا۔۔

میں آج دل سے کہتی ہوں۔۔

مجھے ہمت دیں۔۔حوصلہ دیں۔۔دعا کر کے وہ بے جان سی اُٹھی اور تیار ہوئی۔۔

مجھے آپ کی بیٹی سے ایسی محبت ہے جیسے ایک ماں کو اپنی اولاد سے ہوتی ہے۔۔بہت صابر ہے ایمان۔۔بہت کم عمر ہونے کے باوجود بہت سُلجھی ہوئی ہے۔۔امی کمرے میں آکے ایمان کو پیار کرتے ہوئے اُس کی ماما سے بولیں۔۔۔

خُدا جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے۔۔میرا زخم آج بھی تازہ ہے۔۔جوان بیٹے کو قبر میں دیکھنے کا درد خُدا کسی کافر ماں کو بھی نہ دے۔۔مگر یہ سچ ہے کہ ایمان نے ہم سب کو سہارا دیا۔۔بلال کی امی لاکھ چاہنے کے باوجود آنسو نہیں روک پائیں تھیں۔۔

میں ایمان کو اپنانا چاہتی ہوں۔۔ایمان کو مجھے سونپ دیں امی ہاتھ جوڑ کر ایمان کی ماما سے التجائیہ لہجے میں بولیں۔۔

آپ ایسے ہاتھ نہیں جوڑیں۔۔میں ایمان اور اِس کے بابا سے بات کر کے آپ

کو جواب دونگی۔۔اِس کے بابا ویسے بھی آنے والے ہیں۔۔ماما اپنائیت سے بولیں۔۔۔

آپ سب باہر آجائیں۔۔چائے تیار ہے ایشعال کمرے میں داخل ہوکہ بولی۔۔

باہر نکلتے ہوئے امی، پیچھے مڑیں۔۔

اُن کے قدم بےسود اُس لڑکی کے جانب بڑھے جو بہت دیر سے خاموش بیٹھی تھی۔۔

ابھی تمھیں یہ فیصلہ صیح نہیں لگ رہا ہوگا

مگر۔۔میں دُنیا کی ہر خوشی دونگی تمھیں۔۔

تمھارے ہر زخم کا مرہم بنے گا باسل۔۔امی، ایمان کو گلے لگا کر بولیں۔۔۔

وہ جو کب سے ضبط کر کے بیٹھی تھی۔۔

ہار گئ تھی۔۔

اپنے ہاتھوں کی گرفت مضبوط کر کے وہ زور و قتار روئ تھی۔۔

بس رو لو آج۔۔جتنا رونا ہے رو لو۔۔

باہر خوشیاں تمھارا انتظار کر رہی ہیں۔۔امی، اُس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں۔۔

ایسے پکوڑے تو میں روز کھانا چاہونگا۔۔ایمان ابھی چلو ہمارے ساتھ کیوں بھابھی؟ابّو ایمان کے سر پر ہاتھ رکھ کر ماما کو بولے۔۔

جی بھائی صاحب بس ایمان کے بابا آجائیں اگلے ہفتے تو ماما مسکرا کے بولیں۔۔۔

کیوں ایمان چلوگی نہ ساتھ۔۔روز شام میں ہم دونوں پکوڑے کھائیں گے اور قرآن کا مطالعہ کیا کریں گے ابّو کی بات پر ایمان شرمائی تھی۔۔

یہ احساس کے کسی کی نگاہیں مسلسل اُس پر ہیں۔۔اُس کو بے سکون کر رہا تھا۔۔

اگر تم راضی ہو تو ہی میں تمھارے بابا سے بات کرونگی ایمان۔۔کسی بھی دباؤ میں فیصلہ مت کرنا بیٹا ماما سب کے جانے کے بعد ایمان سے مخاتب ہوئیں۔۔

ہاں ایمان تم اپنا فیصلہ خُود لو۔۔زندگی تم گزاروگی۔۔تمھاری خوشی اور تمھارا سُکھ سب سے اہم ہے احمد نے ایمان کو آہستگی سے بولا

آپ ابّو سے بات کر لیں ماما وہ دبے لہجے میں بول کر کمرے کا رُخ کر چکی تھی۔۔

تم زندہ تھے تب بھی تمھارے فیصلے کے آگے سر جُھکا دیتی تھی۔۔تم نہیں ہو آج بھی تمھاری چاہ پر زندگی قربان کردی وہ وضو کر کے سجدہ ریز ہوکہ خُود سے ہمکلام ہوئی تھی۔۔

میں نہیں جانتی پروردگار۔۔میں اس حرکت سے دوزخ میں جاؤں گی یہ کیا۔۔

مگر۔۔میرے دل میں ہمیشہ بلال رہے گا۔۔ایک میٹھی یاد بن کر۔۔

ہاں میں کبھی آپ کو مایوس نہیں کرونگی۔۔میں ایک وفادار بیوی بنونگی۔۔آپ سے بہتر مجھے کوئی نہیں جانتا۔۔مجھے معاف کر دجیئے گا وہ دُعا کر کے وہیں سو گئی تھی۔۔

کیسی ہو ایمان بھابھی نے فون پر ایمان سے پوچھا تھا۔۔

شُکر ہے اللہ کا بہت بھابھی آپ سُنائیں ایمان اطمینان سے بولی۔۔

ایک بات کہنی تھی ایمان بھابھی دبے لہجے میں بولیں۔۔

جی بھابھی کہیں وہ جواباً بولی

ایمان باسل بھائی تم سے بات کرنا چاہ رہے ہیں۔۔میں نے اُن سے کہا تھا کہ تمھارا نمبر لے لیں مجھ سے مگر تم تو جانتی ہو اُن کی نیچر کو۔۔انھوں نے کہا تم سے پہلے اجازت لوں پھر اُن کو نمبر دوں بھابھی سنجیدہ ہوکہ بولیں

جی بھابھی جو آپ کو بہتر لگے ایمان نے کہہ کر الودہ کہہ دیا تھا۔۔

وہ خاموش آنکھیں بند کئے کمرے میں لیٹی بیتے لمحے یاد کر رہی تھی۔۔۔

کتنا حسین تھا وہ دن جب تم مجھے بتائے بغیر گھر لے کر گئے تھے۔۔کتنا پاکیزہ تھا تمھارا پیار

کتنا خوش تھے تم۔۔۔میرے آنسوؤں کو دیکھ کر کتنا غصّہ تھے تم۔۔

وہ تمھارا بار بار مسکرانہ۔۔امی کے سامنے مجھے چیڑنا۔۔اُس دن دُعا پر کتنے دل سے آمین کہا تھا تم نے۔۔

وہ جو مجھ سے دور جانے سے ڈرتا تھا۔۔

آج کتنا دور چلا گیا تھا اپنی ایمان سے وہ سوچوں میں گم تھی۔۔

جاتے جاتے مجھے اتنا کچھ دے گئے تم وہ سِسک کر روئ تھی۔۔

میرا کتنا خیال کتنی پرواہ تھی تمھیں۔۔

اسکول سے یونورسٹی تک تم ہر قدم میرے محافظ رہے۔۔میری عزت تمھاری عزت تھی۔۔وہ منُہ پر ہاتھ رکھ کر خُود کو رونے سے روک رہی تھی مگر ایسا کہاں ممکن تھا۔۔

تھک گئ ہوں بلال۔۔ایمان بہت تھک گئ ہے۔۔

یااللہ ! مجھے ہمت دینا کہ میں ایک اچھی بیوی بن سکوں۔۔میں تیری گناہ گار نہیں بننا چاہتی۔۔

کین آئے کال یو؟ باسل خان۔۔۔

ایمان میسج دیکھ کر بیڈ سے اُٹھی تھی۔۔

جی وہ بس اتنا ہی جوب دے پائ تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اُس کا دل تیز دھڑک رہا تھا۔۔

نظریں موبائل پر تھیں۔۔

اُس نے پوری ہمت کے ساتھ فون کو اُٹھا کر کان پر لگایا تھا۔۔

کچھ دیر تک خاموشی تھی۔۔

لفظوں کا محتاج باسل بھی تھا۔۔۔

جو پہلے ایمان کو حالات کا قصوروار سمجھ رہا تھا۔۔

آج اسی کے ہر زخم کو سینہ چاہتا تھا۔۔

ایمان میں تم سے ملنا چاہتا ہوں وہ سنجیدہ ہوکے بولا۔۔

مگر میں وہ بولتے بولتے روکی تھی۔۔۔

جانتا ہوں تم مجھ سے نہیں ملنا چاہتیں۔۔مگر میں اکیلے بس پہلی اور آخری بار تم سے ملنا چاہتا ہوں۔۔وہ اطمینان سے بولا۔۔

میں نے تمھاری ماما سے اجازت لی ہے اسی لیے تم سے بات کر رہا ہوں۔۔وہ بھی چاہتی ہیں کہ میں تم سے مل کر بات کرلوں۔۔۔کل شام پانچ بجے تیار رہنا۔۔خُدا حافظ وہ کہہ کر فون رکھ چکا تھا۔۔

جب کہ ایمان رات بھر نہیں سو پائی تھی۔۔۔۔

میں تم سے کہہ رہا ہوں احمد نے ایمان کو گہری سوچ سے نکالا تھا۔۔

جی احمد بھائی۔۔سُن رہی ہوں ایمان چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے بولی۔۔

وہ لفظوں کے چناؤ میں سخت ضرور ہے مگر زندہ دل ہے۔۔لندن میں بہت کامیاب تھا مگر اپنے بھائی کی موت کے بعد اپنی ماں کے لیے یہی رہ گیا۔۔کیونکہ وہ رشتوں کو زیادہ اہمیت دیتا ہے احمد وضاحت کرتے ہوئے بولا۔۔

جبکہ ایمان۔۔پریشان تھی۔۔

بار بار اُس کی نظر گھڑی پر پڑھ رہی تھی۔۔

میں آپ سب کی خوشی میں خوش ہوں احمد بھائی وہ کہہ کر جا چکی تھی۔۔

کمرا بند کر کے وہ جائے نماز پر خُدا سے ہمکلام ہوئی تھی۔۔

اُس کا خُدا کی زات سے عام تعلق نہیں تھا۔۔

وہ اُس کے واحد دوست تھے۔۔

ایمان ہر بات۔۔ہر دل کا درد بس اُس زات کو دیکھاتی تھی۔۔وہ خُدا کو ہر لمحہ اپنے پاس محسوس کرتی تھی۔۔

کیا بتاؤں لوگوں کو۔۔کہ میں نے زندگی ایک ایسے شخص کے ساتھ گزارنے کا فیصلہ کیا ہے جو مجھ سے نفرت کرتا ہے۔۔وہ جائے نماز پر بیٹھی ہاتھ اُٹھائے اللہ سے ہمکلام تھی۔۔

صرف ملنا اتنا مشکل ہے۔۔یہ زندگی کیسے گزرے گی۔۔۔میں نے دل سے اُس گھر کے ہر فرد کو عزت دی۔۔سب کا ساتھ دیا۔۔اُس وقت جب میں اذیت کی انتہا پر تھی۔۔۔

آپ تو سب جانتے ہیں نہ۔۔

ساری زندگی محبت کا درس دیا بلال نے۔۔۔

محبت کرنا۔۔محبت نبھنا سیکھی مجھے۔۔

اور نصیب میرا ایسے شخص کے ساتھ لکھ دیا گیا جو مجھ سے نفرت کرتا ہے۔۔۔

ایمان طارق لرز گئی تھی۔۔

اپنا دل ہلکا کرنے کے بعد اُس نے واش روم کا رُخ کیا تھا۔۔۔

ایمان کو گیٹ سے نکلتا دیکھ کر باسل نے اُتر کر گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔

کالے رنگ کے لباس میں۔۔

گلابی چادر اُڑھے۔۔

ایشعال کے زبردستی میک اپ میں وہ دلکش لگ رہی تھی۔۔

وہ نازک سی لڑکی۔۔سر ڈھنپے۔۔نظریں جھکائے۔۔بہت سہمی ہوئی تھی۔۔

اسلام علیکم وہ دھیمے سے کہہ کر آگے بیٹھ گئی تھی۔۔۔

ولیکم اسلام باسل نے مسکرا کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔

مانا کہ بُرا انسان ہوں مگر اتنا بھی نہیں باسل نے ایمان کو کہا جو گاڑی کے باہر مسُلسل دیکھ رہی

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

جی بابا بس اب خیر سے ایمان کی شادی کریں اور یہں رہیں ایشعال چائے کپ میں نکالتے ہوئے بولی۔۔

ہاں اب ہماری گڑیا کے ہاتھ پیلے ہونگے ماما مسکرا کر بولیں۔۔۔

کیا شادی شادی۔۔ابھی تو بابا آئے ہیں اور آپ سب۔۔ایمان چڑ کر کمرے میں داخل ہوئی تھی

عصر کی نماز پڑھ کر وہ وہیں موبائل ہاتھ میں لیے جائے نماز کو گھور رہی تھی۔۔۔

جہاں ایمان کے دل میں باسل کے لیے خوف تھا۔۔

اب وہ خوف عزت میں تبدیل ہوگیا تھا۔۔

یہ جانتے ہوئے کہ میرے دل میں کوئی اور ہے وہ پھر بھی مجھے اپنانا چاہتے ہیں۔۔نہ صرف اپنانا مجھے میری کھوئی ہوئی خوشیاں دینا چاہتے ہیں۔۔وہ دل میں اطمینان محسوس کر رہی تھی۔۔۔

میں اِس رشتے کے لیے دل سے راضی ہوں ایمان میسج کر کی رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوئ تھی۔۔

یا اللہ مدد کرنا میری کہ میں ایک اچھی بیوی بن سکوں۔۔میری زات سے باسل کو تکلیف نہ ہو۔۔میں بلال سے کیے وعدے کا پاس رکھ سکوں۔۔اس نئ منزل میں میرا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیں پروردگار۔۔جائے نماز تہہ کر کے وہ صحن میں اپنے بابا کے پاس جا کر بیٹھ گئ تھی جو تلاوت کر رہے تھے۔۔۔

قرآن پڑھ کر آنھوں نے میز پر رکھ کر ایمان کو پیار بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

بابا آج بھی آپ کی یہ عادت گئ نہیں ایمان نے اپنے بابا کو گلے لگا کر بولا جو ایمان پر کلام پھونک رہے تھے۔۔

کیوں جائے گی۔۔والدین تو دُنیا سے جاکر بھی اپنی اولاد کو دُعا دیتے ہے بیٹا وہ ایمان کو بوسہ دے کر بولے۔۔۔

تمھاری ماما نے مجھے احمد کے دوست کے بارے میں بتایا تھا فون پر۔۔میری بیٹی کیا چاہتی ہے وہ ایمان کو دل سے لگا کر بولے۔۔

بابا اپ کو بھی فیصلہ کریں گے مجھے قبول ہوگا ایمان نظریں جھکا کر ادب سے بولی۔۔

ائیرپورٹ سے واپسی پر میری احمد سے بات ہوئی تھی۔۔احمد نے مجھے بہت مطمئن کر دیا ہے۔۔وہ لڑکا اُس کے بچپن کا دوست ہے۔۔میں نے احمد سے کہا ہے کہ اُن کی فیملی کو دعوت دے وہ اپنائیت سے بولے۔۔

بابا مجھے آپ سے دور نہیں جانا۔۔اب جب آپ ہمیشہ لے لیے آگئے ہیں تو مجھے رخصت کرنے کی باتیں کر رہے ہیں ایمان نم آنکھوں سے بولی

بیٹا تم اسی شہر میں رہو گی اور تمھارا گھر بس جائے گا تو میں پُرسکوں ہوجاؤں گا نہ وہ ایمان کو دلاسہ دیتے ہوئے بولے۔۔

اور آپ کے سکون سے بڑھ کر کچھ نہیں میرے لیے مائے سویٹ بابا ایمان گرم جوشی سے گلے لگی تھی۔۔

دفتر میں میٹینگ کے دوران اُس کے نظر موبائل پر پڑی۔۔

اکسکیوز می وہ کہہ کر باہر نکل آیا تھا۔۔

بار بار وہی میسج پڑھ کر خُود کو یقین دلا رہا تھا۔۔

امی، احمد کا فون آیا تھا۔۔ہم کل چلیں اُن کے ہاں باسل کی آواز میں خوشی کی لہر تھی۔۔

ہاں میرا بچہ میں ایمان کی ماما کو فون کر کے بتا دیتی ہوں کہ ہم کل آرہے ہیں اور ایمان کو اپنا کر ہی واپس لوٹینگے وہ مسکرائیں۔۔

ایمان تمھارے اس فیصلے سے سب بہت خوش ہیں۔۔ایشعال کوفی کا مگ دیتے ہوئے بولی

اور سب کی خوشی میں میری خوشی ہے ایمان مُسکرائی۔۔

اپنے لیے بھی خوش ہوجاؤ۔۔جو چلا گیا اُس کے لیے دُعا کرو اور جو سامنے ہے اُس کو اپنا لو دل سے۔۔میرا دل کہتا ہے باسل تمھیں بہت خوش رکھے گا۔۔ ایشعال اطمینان سے بولی

مجھے اپنے رب پر پورا بھروسا ہے۔۔وہ ساتھ ہیں میرے تو سب ٹھیک ہوگا ایمان یقین سے بولی

ایمان صبا کا فون آیا تھا وہ لوگ کل سب رات کھانے پر آرہے ہیں ماما کمرے میں داخل ہوتے بولیں۔۔

صبا بتا رہی تھی کہ امی نے کہا ہے بات کر کے شادی کی تاریخ لے کر ہی آئینگے اُن کے ہاں تو عید کا سماء ہے۔۔آج اُن کے ہاں بڑا دسترخوان لگے گا غریبوں کو کھانا کھلانے کا انتظام کروایا ہے ابّو نے۔۔ماما کے آواز میں سکون تھا۔۔خوشی تھی۔۔۔

ہر طرف خوشیاں تھیں۔۔

رونکیں تھیں۔۔

سن تیاریوں میں مصروف تھے۔۔جیسے سب فائنل ہوچکا ہو۔۔

مریم اور صبا گاڑی میں بیٹھ چکی تھیں

بھائی امی۔اور باسل بھیا کیسے آئینگے؟ مریم گاڑی میں ابّو سے بولی۔۔

وہ تینوں دوسری گاڑی میں آرہے ہیں بیٹا ابّو گاڑی چلاتے ہوئے بولے۔۔۔

نیلی شرٹ اور کالی پینٹ میں وہ بہت خوش اور سمارٹ لگ رہا تھا۔۔

اُس کی آنکھوں میں چمک تھی۔۔

امی۔یہ میں نے ایمان کے لیے کل خریدی ہے باسل نے انگوٹھی دیکھاتے ہوئے امی۔کو بتایا

بہت خوب صورت ہے مگر بیٹا ڈائمنڈ کی انگوٹھی تم بعد میں پہنا دینا آج تم یہ پہنانا یہ خاندانی ہے ہماری امی۔انگوٹھی کا ڈبّا دیتے ہوئے بولیں۔۔

جی امی۔جیسا آپ کہیں باسل کوٹ پہنتے ہوئے باہر کی جانب گیا تھا۔۔

ہمیشہ خوش رہو باسل۔۔ریّان کے بابا نے باسل کو گلے لگایا تھا۔۔

چلو سب انتظار کر رہے ہونگے امی۔گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولیں۔۔

مجھے اتنا تیار ہونا نہیں پسند اور پھر آج تو بڑوں میں بات ہوگی بھابھی ایمان صبا کو بولی جو کافی دیر سے اُس کو تیار کرنے میں مشغل تھی۔۔

جی نہیں آج آپ کو باسل بھائ کا بنا کر ہی جائینگے بھابھی نے ایمان کو چُپ کرایا تھا

جلدی سے بس یہ سوٹ پہنو اور پھر تم تیار ہو بھابھی سوٹ دیتے ہوئے بولیں۔۔

ایمان خاموشی سے واش روم کا رُخ کر چکی تھی۔۔۔

آپ سب سے مل کر خوشی ہوئ۔۔میں نے دونوں بیٹیوں کی پرورش بہت دیکھ کر کری ہے۔۔مگر ایمان بہت لاڈلی ہے۔۔اُس نے ہمیشہ میرا بیٹا بن کر ساتھ دیا ہے۔۔میں چاہتا ہوں جو اِس کی زندگی میں آئے وہ اس کو بہت پیار اور عزت دے بابا ابّو سے مخاتب ہوئے تھے۔۔۔

ایمان ہے ہی بہت اچھی اور نیک۔۔اسی لیے ہم اس کو ہمیشہ کے لیے اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں۔۔امی یقین سے بولیں۔۔

روپیہ پیسہ کچھ اہم نہیں۔۔جو ہوگا ایمان کا اپنا نصیب ہوگا۔۔میری گارنٹی ہے کہ میری بیٹی اپ کے گھر کو عزت اور پیار دے گی کیونکہ میں اپنی بیٹی کو جانتا ہوں۔۔مگر بدلے میں ایمان کو بھی یہی سب ملے یہ میری خواہش ہے بابا التجائیہ لہجے میں بولے۔۔۔

میری بیٹی می بہت سہا ہے اور بہت کم عُمر میں سہا ہے۔۔میں چاہتی ہوں اُس کو بہت خوشیاں ملیں ایمان کی ماما نم انکھوں سے بولیں۔۔

انکل میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری زات سے اپ کی بیٹی کو کوئ شکایت نہیں ملے گی۔۔اور انٹی ایمان کی انکھ نم نہیں ہوگی باسل ماما کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔۔

جیتے تہو بیٹا۔۔ایشعال جاؤ میٹھائ لاؤ۔۔ماما مسکرا کے بولیں۔۔

ویل کم ٹو دس فیملی احمد گرم جوشی سے باسل سے ملا۔۔

اپنی سالی کو بلوا لو یار اب انتظار نہیں ہورہا باسل گلے ملتے ہوئے احمد کو کان میں بولا۔۔

ارے ایمان کو لے کر آؤ۔۔بلکہ میں لے کر آتا ہوں احمد کمرے کی جانب جاتے ہوئے بولا۔۔

آؤ ایمان میرے پاس امی باسل کے پاس سے اُٹھتے ہوئے بولیں

رائل بلو رنگ کے جوڑے میں۔۔لال چوڑیاں پہنیں۔۔گھبرائ ہوئ۔۔بال کھولے ہوئے وہ نظریں جھکائے باسل کے پاس آکر کھڑی ہوئ تھی۔۔

کمرے میں ہر طرف مبارک باد کی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔

دونوں نے ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنائ تھیں۔۔

کبھی کبھی سوچا جو نہیں ہوتا وہی ہوتا ہے۔۔میں کبھی آپ کو نااُمید نہیں کرونگی ایمان ہاتھ میں چمکتی انگوٹھی کو دیکھ کر بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم شادی جلد کرنا چاہتے ہیں۔۔ہمیں کچھ نہیں بس اپنی بیٹی چاہیئے ابّو ایمان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔۔۔

جی آپ کی امانت ہے جیسا آپ کہیں بابا مسکرا کے بولے۔۔۔

تو ٹھیک ہے اگلے مہینے کی ۲۵ تاریخ تہہ پائابّو میٹھائی بابا کی جانب بڑھاتے ہوئے بولے۔۔۔

ایمان پاس بیٹھے بابا سے گلے لگ کر روئی تھی۔۔

کمرے میں موجود ہر شخص کی انکھ اشکبار تھی۔۔۔

میں خوش اور مطمئن ہوں پوردگار۔۔کیونکہ میں جانتی ہوں آپ کا میرے لیے انتخاب غلط ہو ہی نہیں سکتا۔۔میرا وعدہ ہے آپ سے۔۔میں آپ کو مایوس نہیں کرونگی۔۔آپ نے میاں بیوی کے رشتے کو بہت پاک اور مضبوط بنایا ہے اور میں اس رشتے کو دل سے نبھاؤنگی۔۔وہ اطمینان سی اپنے رب سے بولی۔۔۔

وہ جائے نماز تہہ کر کے بستر پر لیٹی تھی۔۔

کچھ نہیں ہونے والا مجھے۔۔ابھی تو تمھارے ساتھ اپنے خوابوں کو تعبیر دینی ہے۔۔وہ اپنے ہاتھ میں انگوٹھی کو گھور رہی تھی جب کہ بلال کے الفاظ اُس کے وجود میں شور مچا رہے تھی

میری چڑیل ہو تم۔۔وہ روئی تھی۔۔

سب بدل گیا۔۔میں بھی۔۔میرا نصیب بھی۔۔اور ہاتھ میں انگوٹھی پہنانے والا بھی۔۔وہ خُود سے ہمکلام ہوئ تھی۔۔۔

وہ سوچوں میں گم تھی جب رات کے دو بجے فون بجا تھا۔۔

وہ جانتی تھی کہ اس وقت کس کا فون آسکتا ہے۔۔۔

وہی جس کے نام کے ساتھ ایمان کا نام جڑ گیا تھا۔۔

تھینک یو۔فون کان سے لگاتے ہے اُس نے پہلا جملا سُنا تھا۔

کس لیے ایمان آہستگی سے بولی۔۔

مجھ پو یقین کرنے کے لیے باسل کے آواز میں سکون تھا۔۔

مجھے وقت چاہیۓ ایمان دبے لہجے میں بولی۔۔

میں تمھارے ساتھ ہوں۔۔جتنا وقت چاہیۓ تم کو مگر میں تمھیں اکیلے نہیں چھوڑ سکتا۔۔تمھاری سانسوں سے بھی زیادہ قریب رہوں گا۔۔پر لمحہ تمھیں احساس دلاؤنگا کہ باسل تمھارے پاس ہے۔۔بہت پاس۔۔اور ایمان طارق اب مجھے روک نہیں سکتی۔۔کیونکہ وہ اب باسل کی ہوگئ ہے۔۔اور باسل اُس کو بے حد پسند کرتا ہے۔۔

وہ کچھ نہ بول پائ تھی۔۔

بس مسکرائ تھی۔۔

اس کا چہرا گلاب کے پھول جیسا ہوہا تھا۔۔

گلابی اور حسین!

ایمان کم دن رہ گئے ہیں میں اور تمھارے بابا زرا جارہے ہیں احمد کے ساتھ۔۔ صبا کا فون آیا تھا وہ لوگ جوڑے خریدنے جا رہے ہیں تمھیں بھی ساتھ لے کر جائینگے تم تیار ہوجاؤماما جاتے ہوئے ایمان کو بولیں۔۔

کیا ہے اپنی مرضی سے لے آتے نہ ایمان منُہ بنا کر ایشعال کو بولی۔۔

سادہ سا کالا جوڑا پہن کر وہ بال بنا رہی تھی جب گھر کی گھنٹی بجی۔۔

بال سمیٹتے ہوئے وہ دروازے کی جانب بڑھی تھی

آپ وہ سر پر ڈوپٹہ لیتے ہوئے بولی۔۔

گاڑی میں پانی ڈالنا ہے اس بوتل میں پانی دے دو زرا باسل دو منٹ ایمان کو گھورنے کے بعد بولا۔۔۔

آپ اندر آجائیں ایمان بوتل لیتے ہوئے بولی۔۔

بھابھی اور ریّان نیچے گاڑی میں ہیں تم جلدی کرو باسل بیٹھتے ہوئے بولا۔۔

چلیں؟ باسل ایمان کو دیکھ کو حیران ہوا تھا۔۔

تم ابھی اپنی شادی کا جوڑا لینے جارہی ہو۔۔دادی کی برسی پر نہیں۔۔باسل ایمان

کے کمرے کی جانب گیا تھا۔۔

اپنی وارڈروپ دیکھاؤ باسل ہاتھ باندھتے ہوئے بولا۔۔۔

ایمان نے خاموشی سے وارڈروپ کھولی تھی۔۔

کھلے ہوئے رنگ پہنا کرو۔۔مجھے میری ہونے والی بیوی کھلی ہوئی چاہئے بوڑھی نہیں اچھی لگتیں تم باسل نے جوڑا نکال کر ایمان کو دیتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ ایشعال اندر سو رہی ہے۔۔ایمان نے باسل کے بڑھتے ہوئے قدم دیکھ کر بولا۔۔۔

کچھ دنوں بعد نکاح ہے۔۔صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے باسل مُسکرا کر بولا۔۔

جب شرمانہ پورا ہوجائے تو نیچے آجانا سب نیچے تمھارے منُتظر ہیں وہ کہہ کر جا چکا تھا۔۔

ایمان تیار ہوکہ نیچے اتری تھی۔۔۔

ایمان کو گیٹ سے نکلتے دیکھ کر باسل نے دوراز کھولا تھا۔۔۔

واہ بھئی۔۔امی کے بعد تم وہ پہلی لڑکی ہو جس کے لیے باسل بھائی نے دروازہ کھولا بھابھی دھیمے سے ایمان کو بولیں۔۔۔

کتنا کیوٹ ہوگیا ہے یہ ایمان ریّان کو گود میں لیتے ہوئے بولی۔۔۔

آپ دونوں پیچھے بیٹھ گئیں۔۔کوئی آگے تو آئے میں کوئی ڈرائیور تو نہیں ہوں باسل اُکتا کر بولا

میں ہی آجاتی ہوں۔۔بھابھی نے ایمان کا چہرہ دیکھ کر کہا۔۔۔

وہ بار بار شیشے میں ایمان کو دیکھ رہا تھا۔۔

جو ریّان کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔

مال پہنچتے وہ لوگ دوکان میں اندر بیٹھے تھے۔۔

بھابھی آپ دونوں سیلکٹ کرلیں میں باہر جارہا ہوں باسل ریّان کو گود میں لے کر بولا۔۔

آپ بیٹھ جائیں ایمان نظریں جھکا کر بولی۔۔

باسل اور بھابھی مسکرائے تھے۔۔۔

وہ ایمان کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا۔۔

دونوں نے پسند سے جوڑے خریدے تھے۔۔

ایمان میں ریّان کو فیڈر پلا لونگی تم آگے بیٹھ جاوٴ بھابھی پیچھے بیٹھتے ہوئے بولیں۔۔

شاپنگ کے بعد کچھ کھانا بھی چاہیئے باسل گاڑی میں بیٹھ کر پیچھے ریّان کو پیار

کرتے ہوئے بولا۔۔۔

دورانِ سفر ایمان کی نگاہ گاڑی چلانے والے شخص پر پڑی۔۔۔

دھوپ کا کالا چسما لگائے۔۔وائٹ شرٹ اور بسکٹی رنگ کی پینٹ میں وہ ایک بہت ویل اور سمارٹ لڑکا لگ رہا تھا۔۔

تمھیں تو کوئی بھی مل سکتی تھی۔۔

پھر کیوں میں۔۔؟ تم مجھ سے بہتر۔۔بہت بہتر کے قابل ہو پھر بھی سب جانتے ہوئے مجھ سے ہی۔۔؟ ایمان خُود سے گفتگو کر رہی تھی۔۔

چلو جی۔۔یہاں کا فوڈ بہت زبردست ہے باسل گاڑی روک کر بولا۔۔

ایک بار پھر حسبِ معمول باسل نے ایمان کے لیے دروازہ کھولا تھا۔۔۔

بھابھی نے جان کر ایمان کو باسل کے پاس بیٹھایا تھا۔۔

اُس کا دل بُری طرح کانپ رہا تھا۔۔۔

وہ بار بار چادر سمیٹ رہی تھی۔۔۔

ریلاکس۔۔میں باہر گاڑی میں جاکر کھالوں؟ باسل نے ایمان کو آہستگی سے بولا۔۔

نہیں آپ ایسے نہیں سوچیں ایمان نے جواباًکہا تھا۔۔۔

باسل نے میز کے نیچے ایمان کا ہاتھ پکڑ کر اُس کی جانب دیکھا تھا۔۔

ایمان نے باسل کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھاما تھا۔۔

وہ ایک مکمل عورت بننا چاہتی تھی۔۔جو اپنے ہونے والے شوہر کو مان دیا کرتی ہیں۔۔

باسل دل سے خوش ہوا تھا۔۔

جیسے جیسے دن قریب آرہے تھے۔۔

ایمان پر بے حد روپ چڑ رہا تھا۔۔

یہ آگیا تمھارا کل کا جوڑا سُسرال سے۔۔ایشعال ایمان کو دیکھانے لگی۔۔

کل میری بہن بیوی بن جائے گی۔۔ایشعال ایمان سے گلے لگ کر روئ تھی۔۔

جمعے کے دن ایمان نے تہجّد کے نفل پڑھے تھے۔۔۔

آج میں ایک نئے اور جائز رشتے میں بند جاؤنگی۔۔تمھاری یادوں کا اور تمھارا ساتھ بس یہیں تک تھا بلال۔۔۔میں اللہ کی گناہ گار نہیں بننا چاہتی۔۔اور پھر تم بھی تو یہی چاہتے تھے نہ بلال۔۔وہ ہاتھ اُٹھائے رب سے ہمکلام تھی۔۔

سب مشکل لگ رہا ہے۔۔مگر میں دل سے باسل کو قبول کر چکی ہوں۔۔

بلال کی ایمان آج مر جائے گی۔۔

آج ایمان ایک بیوی۔۔ایک بہو بن جائے گی۔۔

آج میں سب یادوں کو دل کے ایک کونے میں بند کردونگی۔۔

بند کردونگی اللہ۔۔وہ سجدہ ریز ہوئی تھی۔۔

ہر طرف تیاریاں تھیں۔۔

عصر کا وقت قریب تھا۔۔

آپ کیوں رو رہی ہیں۔۔آج تو آپ کو سب سے زیادہ خوش ہونا چاہیئے
باسل گاڑی میں امی کو روتا دیکھ کر بولا۔۔

یہ خوشی کے آنسو ہیں بیٹا۔۔امی باسل کو بوسہ دیتے ہوئے بولیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مولوی صاحب کے آتے ہی ہر طرف خاموش آنسو تھے۔۔۔

ایمان کے بابا اور مولوی صاحب اُس کے پاس نکاح نامہ لے کر بیٹھے تھے۔۔

وہ مسُلسل رو رہی تھی۔۔۔

دل پر ہاتھ رکھ کر اُس نے دستخط کیئے تھے۔۔

اُس کا دل پھٹ رہا تھا۔۔

ماما سے گلے لگ کر وہ بآوازِ بلند رو رہی تھی۔۔

سب نے ایمان کو مبارک باد دی تھی۔۔

وہ شرما رہی تھی۔۔

چلو تمھارا شوہر بےچین ہورہا ہے بہت بھابھی ایمان کو لے جاتے ہوئے بولیں۔۔

آج باسل خان خُود کو خوش قسمت ترین انسان محسوس کر رہا تھا۔۔

اُس کے نصیب میں وہ لڑکی آئی تھی جس کا ہر مرد خواب دیکھتا ہے۔۔

وہ خوب صورت بھی تھی۔۔

وہ خوب سیرت بھی تھی۔۔

آج سے میری بیٹی تمھاری ہوئی۔۔ہمیں کچھ نہیں ایمان کی خوشی چاہیئے بابا ایمان کا ہاتھ باسل کے ہاتھ میں دیتے ہوئے بولے۔۔

سُفید رنگ کے جوڑے میں لال ڈوپٹہ اُڑھے۔۔شرماتے ہوئے اُس کا وجود ایک مکمل عورت کی عکاسی کر رہا تھا۔۔

ارے مریم کہاں لے کر جارہی ہو مجھے سب کو خُدا حافظ کہنے تو دو ایمان مریم کو بولی جو اُس کا ہاتھ پکڑ کر چھت کی جانب تیزی سے جارہی تھی۔۔

بھیا جلدی آنا ورنہ امی کو پتہ چل جائے گا مریم نے ایمان کو باسل کے پاس چھوڑ کر جاتے ہوئے کہا۔۔

وہ نظریں جھکائے۔۔کانپ رہی تھی۔۔

باسل اُس کی سمنت آگے بڑھا تھا۔۔

ایمان کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر اُس کو اپنی جانب قریب کیا تھا۔۔

یہ دس دن کیسے گزرینگے۔۔اتنی حسین کیوں ہو تم وہ ایمان کی زلف کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔۔۔

نیچے سب ہیں۔۔کسی کو پتہ چلے گا تو بُری بات ہے۔۔ایمان تیز دھڑکنوں سے آہستگی سے بولی

آپ بات کو سنبھالنا تو تمھارا کام ہے۔۔میں تو ایمان کو ایسے ہی اپنے حصار میں لونگا وہ مزید قریب ہوا تھا۔۔

یہ احساس کہ تم میری ہو۔۔میری بیوی ہو۔۔کتنا حسین ہے ایمان۔۔بس دس دن مجھ پر یہ احسان کر دو۔۔یہ دس دن اپنا خیال رکھ لو۔۔اُس کے بعد میں تمھیں اتنی محبت دونگا۔۔کہ تم سب بھول جاؤ گی۔۔

آج آنسو پی سکتا ہوں۔۔آج سے خُدا نے مجھے حق دیا ہے۔۔باسل نے ایمان کے

رُخسار سے آنسو پیا تھا۔۔

ایمان نے بےسود باسل کو گلے لگایا تھا۔۔

وہ بے حد شرما رہی تھی۔۔

اپنا خیال رکھنا۔۔تم صرف تم نہیں ہو۔۔تم میری زندگی کا مقصد۔۔میرا سب کچھ ہو۔۔وہ جا چکا تھا۔۔

ایمان نے نورمل ہوتے ہوئے نیچے اُتر کر سب کو رخصت کیا تھا۔۔

چینج کر کے نماز پڑھ کر اُس نے ہاتھ اُٹھائے تھے

سچ کہتا ہے تو۔۔اگر تو لیتا ہے تو عطا بھی کرتا ہے۔۔

میں مطمئن ہوں پروردگار۔۔

وہ بلال کے بھائی ہیں۔۔

عزت دینا اور مقام دینا۔۔وہی انداز اُن کا۔۔

مجھے تجھ پر کل بھی یقین تھا۔۔آج بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا۔۔میرا کامل یقین ہے پروردگار کہ تو مجھے سب سے بڑھ کر محبت کرتا ہے۔۔میں کبھی تیری نیت پر شک نہیں کر سکتی۔۔چاہے کانٹوں پر کیوں نہ چلنا پڑے۔۔تیری ایمان کو تیری زات پر مکمل ایمان ہے۔۔وہ سجدہ ریز ہوکہ رب کی ساتھ گفتگو میں مشغل تھی۔۔

بلال نہ جاتا تو مجھ میں اتنا صبر نہ آتا۔۔

میرا تجھ سے رشتہ اتنا مضبوط نہ ہوتا۔۔

اُس کی جُدائی نے مجھے تیرے قریب کیا ہے۔۔

بس مجھے اپنے قریب سے قریب تر کردے۔۔

میں باسل کی بیوی ہوں اور بلال میری آخری سانس تک میرے وجود میں میٹھی یاد بن کر رہے گا۔۔آج میرے پاس اگر یہ رشتے ہیں تو وہ بلال ہی کی بدولت ہیں۔۔ایمان کے آنسو رُک نہ پائے تھے۔۔

میرا دل ہمیشہ دُعا دے گا تمھیں بلال اُس نے دل سے صدا لگائی تھی۔۔

رات بھر وہ اپنے رب کی بارگاہ میں آنسوؤں کی پیشی دیتی رہی تھی۔۔

اور سہونا رب اُس کے آنسوؤں سے اس کے دل کے ہر زخم کو دھو رہے تھے۔۔

ہر طرف رونکیں تھیں۔۔

روز احمد ڈھول لے کر ماحول بناتا تھا۔۔

میں کیسے چھوڑ کر جاؤنگی آپ سب کو۔۔ایمان نے احمد کے کاندھے پر سر رکھتے ہوئے بولا

تم بہت یاد آؤگی یار۔۔لیکن میں خوش ہوں باسل میرا جگری یار ہے اور یہی بات مجھے بہت پُرسکون کر دیتی ہے۔۔احمد ایمان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔۔

سو فائنلی کل میں اکیلا نہیں ہونگا باسل ایمان کو فون کرتے بولا۔۔۔

گھر میں سب کیسے ہیں؟ ایمان بات بدلنا چاہ رہی تھی۔۔

رات کو میاں بیوی اپنی باتیں کرتے ہےذز اپنی دُنیا میں۔۔باسل آہستگی سے بولا۔۔

آپ کیسے ہیں ایمان مُسکرا کے بولی۔۔

ٹھیک ہوں اور تمھارا انتظار شدّد سے کر رہا ہوں۔۔وہ جواباٍ بولا۔۔

تم خوش ہو؟ باسل اقرار سنُنا چاہتا تھا۔۔

جی میں خوش ہوں۔۔ایمان مطمئن ہوکہ بولی

دیر ہوگئُ ہے کل کافی مصروف دن رہے گا۔۔چلو کل آؤنگا میں۔۔سب کے سامنے تمھیں لے کر جاؤنگا اور کوئ روک نہیں سکے گا باسل شرارت سے بولا۔۔

جب حق آپ کا ہے صرف تو کسی اور کا بولنا مجھے پسند نہیں ایمان حق جتاتے ہوئے بولی

سُنو باسل نے ایمان کو پکارا۔۔

جی۔۔وہ جواباٍ بولی۔۔

کچھ نہیں کل اپنی پاس بیٹھا کر بولوں گا وہ کہہ کر فون رکھ چکا تھا۔۔

جاؤ میری بیٹی۔۔خُدا تمھیں ہر خوشی سے نوازیں ماما ایمان سے گلے لگ ر بولیں۔۔

وہ بچے کی طرح رو رہی تھی۔۔

چلو ایمان پارلر پہنچنا ہے ورنہ دیر ہوگی ایشعال اُس کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی کی جانب جاتے ہوئے بولی۔۔۔

ꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥ

کالی شیروانی پہنے وہ شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

امی بس بھی کریں اتنے بھی نظر نہیں لگے گی جتنا آپ پڑھ کر پھُونک رہی ہیں۔۔باسل گاڑی سے اُترتے ہوئے بولا۔۔

اسٹیج پر بیٹھے وہ بےچین تھا ایمان کے لیئے۔۔

وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ایمان جو سادہ اتنی حسین لگتی ہے۔۔وہ دُلہن کے روپ میں کسی حور سے کم نہیں لگ رہی ہوگی۔۔

ہال میں اندھیرا ہوتے ہی روشنی ایمان پر پڑی۔۔

مائے گاڈ باسل نے ساکتہ بولا تھا۔۔

وہ اپنی بابا کے ہمراہ چلتے ہوئے اسٹیج کی جانب آرہی تھی۔۔

سُرخ جوڑے میں۔۔زیورات پہنے۔۔

وہ واقعی حور لگ رہی تھی۔۔

اُس پر بے حد روپ چڑھا تھا۔۔

اُس کا شرماتے ہوئے مسکرانہ اُس کے حُسن پر چار چاند لگا رہا تھا۔۔

ایمان خان نے مسکرا کر باسل کے ہاتھ کو تھاما تھا۔۔

ہر طرف شور تھا۔۔

دونوں ساتھ کھڑے مکمل لگ رہے تھے۔۔۔

اس فوٹوگرافر نے میری گردن توڑ دی ہے باسل کی اس بات پر ایمان بے ساختہ ہنسی تھی۔۔

وہ جو رب کی زات سے آزمائ گئ تھی۔۔

جس نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا تھا۔۔

جس نے ہر رات رب سے ہمکلام ہوکر ہر درد ہر آنسو بانٹا تھا۔۔

آج ایک مضبوط مقام کو حاصل کر چکی تھی۔۔

خُدا نے اُس کے صبر کے انعام میں اُس کو ایک بہت عزت اور پیار کرنے والا ساتھی عطا کیا تھا

باسل نے ایمان کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

سب دیکھ رہے ہیں ایمان دھیمے سے بولی۔۔

دیکھنے دو۔۔سب کے سامنے ابھی لے کو جاؤں گا۔۔باسل نے شرارتی انداز میں ایمان کو دیکھا تھا۔۔

کھانا لادوں تھوڑا؟ صبا بھابھی نے پوچھا

نہیں بھابھی۔۔طبیعت عجیب ہورہی ہے۔۔ایمان منُہ بنا کر بولی۔۔

رخصتی کا وقت جیسے جیسے قریب آرہا تھا۔۔

ایمان کا دل دہل رہا تھا۔۔

احمد قرآن تھامے ایمان کے پاس آیا تھا۔۔

بیٹا آجاؤ چلو بابا ایمان کو اُٹھاتے ہوئے بولے۔۔

ایمان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔

وہ گاڑی تک مسُلسل چادر میں لپٹی اپنے ماما اور بابا سے گلے لگ کر رو رہی تھی۔۔

آپ کو کبھی ناراضگی کا موقع نہیں ملے گا باسل بابا سے گلے ملا تھا۔۔

خیال رکھنا ایمان کا۔۔بہت رو رہی ہے میری بچی ماما باسل کے کاندھے پر سر

www.neweramagazine.com

رکھ کر روئیں

نم انکھوں اور دُعاؤں کے ہمراہ ایمان رخصت ہوئ تھی۔۔۔

پلیز بس کرو۔۔باسل نے ایمان کو ٹیشو پیپر دیا تھا۔۔

ایمان گھر آگیا ہے۔۔اب چُپ ہوجاؤ بھابھی ایمان کی چادر سمیٹتے ہوئے بولیں۔۔

بھابھی ایمان کو اپ کمرے میں لے جا کر دیکھ لیجیئے گا۔۔اتنا روئ ہے مجھے تو ڈر لگ رہا ہے میں دیکھ کر ڈر نہ جاؤں باسل اور بھابھی نے قہقہہ لگایا تھا۔۔

گھر میں قدم رکھتے ہی سب نے ایمان کا گرم جوشی سے استقبال کیا تھا۔۔

میرا مان برقرار رکھنے کے لیئے میں ہمیشہ تمھاری احسان مند رہونگی امی نے ایمان کو گلے لگایا تھا۔۔

صبا ایمان کو کمرے میں لے جاؤ آرام کرنے دو تھک گئ ہوگی امی کہہ کر مہمانوں میں جا چکی تھیں۔۔

گھڑی رات کے دو بجا ہر تھے۔۔

باسل کے آتے ہی ایمان سیدھی ہوئ تھی۔۔

کمرے میں پھولوں کی مہک۔۔

اور ایمان کی موجودگی۔۔

باسل خاموشی سے اُس کے پاس بیٹھا تھا۔۔

وہ ایک ہی سمت ایمان کو دیکھ رہا تھا۔۔

ایسے مت دیکھیں مجھے ایمان نظریں چرا کر بولی۔۔

وہ ایمان کی جانب بڑھ کر قریب ہوا تھا۔۔

ایمان کے ہاتھوں کو تھام کر اُس نے چوما تھا۔۔

میں تمھیں کیا دوں آج۔۔بس اتنا ہی کہوں گا۔۔مجھے تمھارا ساتھ چاہیے۔۔مجھے تم پر پورا بھروسا ہے ایمان۔۔اور میں تمھیں ہر خوشی دونگا یہ میرا تم سے وعدہ ہے۔۔باسل نے ایمان کی جانب دیکھا تھا جو گھبرائی ہوئی تھی۔۔

گھبراؤ نہیں تمھارا سُکون سب سے پہلے ہے ایمان۔۔وہ تکیہ لے کر اُٹھا ہی تھا جب ایمان نے باسل کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

کچھ مانگوں تو ملے گا ایمان مسکرا کر بولی۔۔

تم مانگ کر تو دیکھو باسل ایمان کے جانب بڑھ کو۔۔اُس کے آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔

چلیں اللہ کی بارگاہ میں حاضری لگانے۔۔

تاکہ ہم اس رشتے کی شوروعات اُن کی رضا سے کریں ایمان بیڈ سے اٹھی تھی۔۔

بیٹھو یہاں باسل نے ایمان کو کُرسی پر بیٹھایا

بہت ہیوی ڈوپٹہ ہے۔۔بھابھی کو بلا دیتا ہوں باسل دورازے کی جانب بڑھا۔۔

نہیں میں کر لونگی ایمان دبے لہجے میں بولی۔۔

اچھا میں وضو کرنے جارہا ہوں تم کرلو۔۔باسل واش روم جا چکا تھا۔۔

دونوں نے ایک ہی جائے نماز پر نفل پڑھے تھے

وہ بےسود دُعاؤں میں مصروف تھی۔۔

مہندی والے ہاتھ اُٹھائے۔۔بند آنکھوں سے بہتے آنسوؤں میں وہ غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔

یہ شخص میرا مجازی خُدا ہے میری مدد کرنا کہ میں اپنا فرض دل سے نبھا سکوں وہ انکھوں کو صاف کرتے ہوئے بولی۔۔

میں کوشش کرونگی کہ اس رشتے کو دل سے نبھا سکوں وہ باسل کی جانب دیکھ کر بولی

اور میں اس کوشش میں تمھاری مدد کرونگا باسل لفافہ ایمان کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا۔۔

یہ کیا ہے؟ ایمان کھولتے ہوئے بولی۔۔

یہ ہمارا ہنی مون کے ٹکٹ ہیں۔۔ہم کل عمرے پر جارہے ہیں باسل ایمان کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔۔

ایمان خوشی سے روئ تھی۔۔

بس۔۔آج کی رات رونے کی نہیں ہے۔۔میں جانتا تھا آج کی رات اس سے بہتر گفٹ اور نہیں ہوسکتا باسل ایمان کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ کی جانب آیا تھا۔۔

بہت خوب صورت ہے ایمان نے انگوٹھی کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔

ائی لو یو باسل ایمان کی چوڑیوں سی کھیلتے ہوئے بولا۔۔۔

صبح کا سورج ایمان کی زندگی میں سکون اور اطمینان لایا تھا۔۔

نماز پڑھ کر وہ باسل کے پاس بیٹھی اُس پر کلام پھونک رہی تھی۔۔

تمھیں کیا جلدی تھی اتنی جلدی اُٹھ گئ تم باسل ایمان کی گود میں سر رکھ کر بولا۔۔

جس زات نے مجھے آپ سے نوازا ہے اُن کی پکار اَن سونی نہیں کر سکتی۔۔ ایمان نظریں چرا کر بولی۔۔

اچھا نہیں لگتا دیر تک سونا۔ہٹیں باہر سب راہ دیکھ رہے ہونگے۔۔ایمان باسل کا ہاتھ چھوڑا کر اُٹھنا چاہ رہی تھی جب باسل نے اُسے اپنے قریب کیا تھا۔۔

ایسے تو نہیں جانے دونگا۔۔باسل نے مضبوطی سے ایمان کو اپنے حصار میں لیا

تھا۔۔

کیا چاہیے۔۔؟ ایمان شرماتے ہوئے بولی۔۔

تم جیسی پیاری سی ایمان چاہیے باسل اُس کے گیلے بال چھوتے ہوئے بولا۔۔

ایمان خان گلاب کی طرح مہک رہی تھی۔۔

وہ گلاب کی مانند کھل رہی تھی۔۔

اور اُس کا نام میں قسوہ رکھونگی ایمان نے مسکرا کر باسل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حالات اگر بُرے ہوں تو یقین رکھنا چاہیے۔۔خُدا جب کچھ لیتا ہے۔۔تو اُس سے بڑھ کر نوازتا ہے۔۔ کبھی کبھی اپنا کچھ قربان کرنا مشکل لگتا ہے

مگر قربانی رائگاہ نہیں جاتیں۔۔خُدا سے بڑھ کر کوئ نا محبت کرتا ہے نا وفا۔۔

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews